بسم اللہ الرحمن الرحیم

احکام الاضحیۃ

من الاحادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

المعروف بہ

قربانی کے احکام

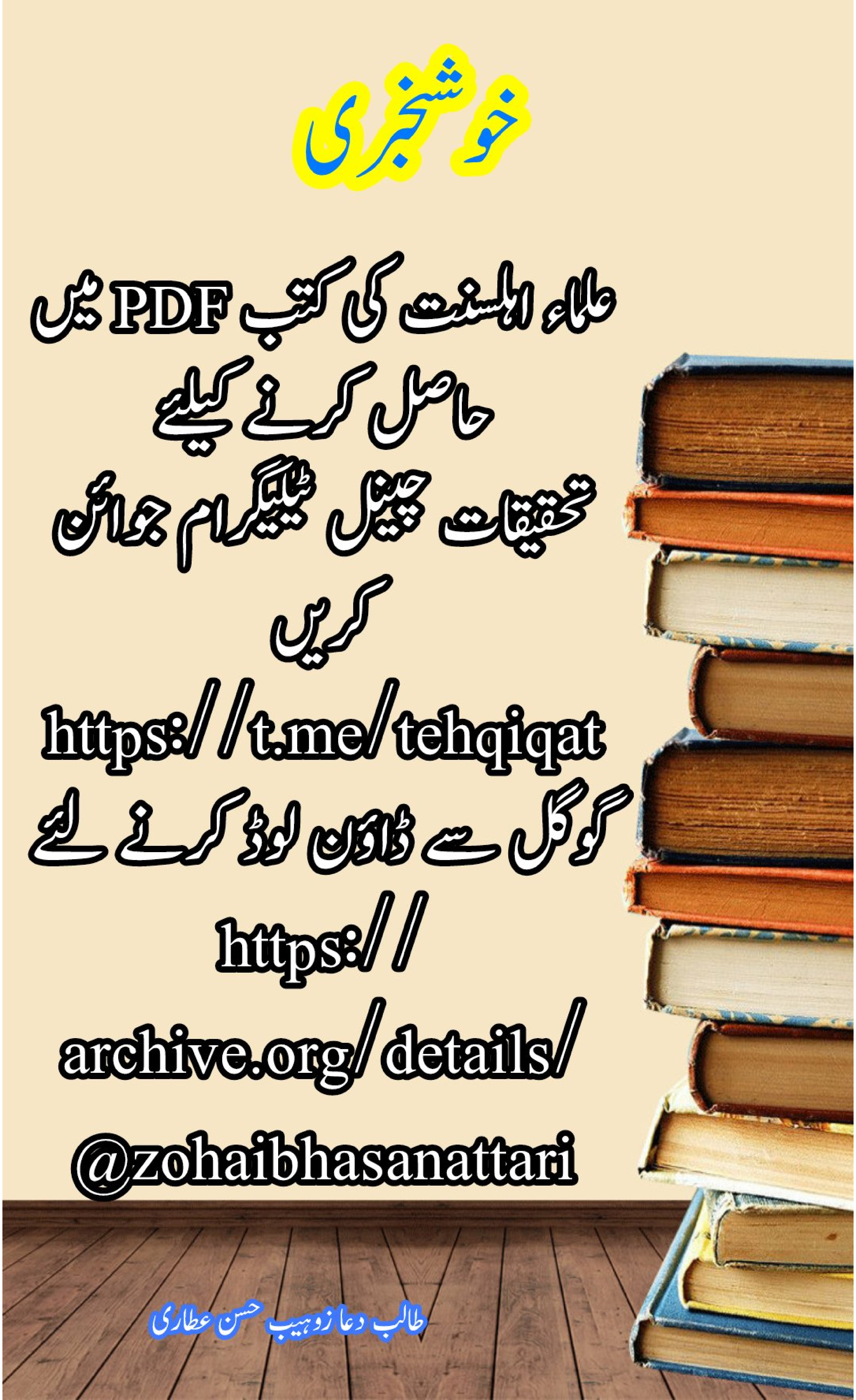
احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

مع عقیقہ کے مسائل

از
مفتی محمد داؤد رضوی حفظہ اللہ

ادارہ تحقیقات اہل سنت،
فتح جنگ

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari



خوشخبری
علماء اہلسنت کی کتب PDF میں
حاصل کرنے کیلئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن
کریں
https://t.me/tehqiqat
گوگل سے ڈاؤن لوڈ کرنے لئے
https://
archive.org/details/
@zohaibhasanattari
طالب دعا زوہیب حسن عطاری

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

کتاب کا نام ...... قربانی کے احکام
مصنف ...... علامہ مفتی محمد داؤد رضوی
کمپوزنگ ...... مولانا محمد احسان
نظر ثانی ...... علامہ ابو عمر محمد عرفان چشتی
سن اشاعت اول ...... ذی القعدہ ۱۴۳۵ھ
سن اشاعت دوم ...... شوال المکرم ۱۴۳۷
ناشر ...... ادارہ تحقیقات اہل سنت، فتح جنگ

ملنے کے پتے

- **سنی کتب خانہ**، فتح جنگ
- **مکتبہ فروغ عشق مصطفےٰ**، تھانہ روڈ، فتح جنگ
- **احمد بک کارپوریشن**، اقبال روڈ، کمیٹی چوک، راولپنڈی
- **اسلامک بک کارپوریشن**، اقبال روڈ، کمیٹی چوک، راولپنڈی
- **مکتبہ غوثیہ**، کمیٹی چوک، راولپنڈی
- **نظامیہ کتاب گھر**، زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار، لاہور
- **مکتبہ افکار اہل سنت**، سندر شریف لاہور
- **مکتبہ النوریہ الرضویہ**، لاہور

فہرست

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قربانی کی حقیقت وتاریخی حیثیت

مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیت تقرب ذبح کرنا قربانی ہے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو اضحیہ اور قربانی کہتے ہیں قربانی واجب ہونے کی شرائط یہ ہیں:

۱۔ مسلمان ہونا۔

۲۔ غنی ہونا یعنی مالک نصاب ہونا۔

یہاں مالداری سے مراد وہی ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے (جو شخص دوسو درہم یا بیس دینار کا مالک ہو یا حاجت اصلیہ کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جسکی قیمت دوسو درہم ہو وہ غنی ہے اس پر قربانی واجب ہے حاجت اصلیہ سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کا سامان جسکی حاجت ہو اور سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے اور انکے سوا جو چیزیں ہوں وہ حاجت سے زائد ہیں۔(۱)

۳۔ مقیم ہونا مسافر پر واجب نہیں۔

۴۔ حریت یعنی آزاد ہونا جو آزاد نہ ہو اس پر واجب نہیں (مرد ہونا اس کیلئے شرط نہیں عورتوں پر بھی واجب ہوتی ہے) اسکا سبب وقت ہے۔اسکا رکن ان مخصوص جانوروں میں سے کسی کو قربانی کی نیت سے ذبح کرنا ہے حکم اسکا دنیا میں واجب سے بری الذمہ ہونا اور آخرت میں اجر وثواب پانا ہے۔(۲)

---

۱. الفتاوی الهندیه ج۵ ص۲۹۲ مطبوعه نورانی کتب خانه پشاور

۲. الردالمختار کتاب الاضحیة ج۹ ص۵۲۰،۵۲۴ مطبوعه المکتبة الحقانیة پشاور، مجمع الانهر فی شرح ملتقی الابحر کتاب الاضحیة ج۲ ص۵۱۴ مطبوعه کوئٹه ،بهار شریعت ج۳ ص۳۳۲،۳۳۳ مطبوعه المکتبة المدینه کراچی

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشادفرمایا:

"ولکل امۃ جعلنا منسکاً لیذکروا اسم اللہ علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام"۔(۱)

اور ہرامت کیلئے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر۔

اس سے معلوم ہوا کہ قربانی ایک ایسی محبوب عبادت ہے پروردگار عالم نے ہرامت کیلئے مقرر فرمائی۔ اگرچہ طریقہ کار مختلف رہا کما صرح فی التفاسیر قربانی حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہے۔(۲)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"قال اصحاب رسول اللہ ﷺ ماھذہ الاضاحی قال سنۃ ابیکم ابراھیم علیہ السلام قالوا فما لنا فیھا یارسول اللہ قال بکل شعرۃ حسنۃ قالوا فالصوف یارسول اللہ قال بکل شعرۃ من الصوف حسنۃ وقال الحاکم صحیح الاسناد"۔(۳)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں (ان کی حقیقت کیا ہے) آپ نے فرمایا کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! ان میں ہمارے لیے کیا ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے عرض کیا اُون کا کیا حکم ہے فرمایا اُون کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔

---

۱. سورۃ الحج رقم الایۃ ۳۴ ۲. کمالین سورۃ الصّٰفّٰت

۳. سنن ابن ماجہ کتاب الاضاحی رقم الحدیث ۳۱۲۷ ص ۲۶۶۷ الکتب الستہ مطبوعہ دارالسلام سعودیہ، مسند الامام احمد، کتاب مسند الکوفین رقم الحدیث ۱۸۴۸۰ مطبوعہ بیروت، مشکوۃ المصابیح باب فی الاضحیۃ رقم الحدیث ۱۳۸۹ ج۱ ص۱۳۱ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور، الترغیب والترہیب ج۲ ص۱۵۴ مطبوعہ بیروت

قربانی کا وجوبی حکم:

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت کے احیاء میں جو قربانی واجب ہے وہ صرف غنی پر ہے۔(۱)

اور قربانی حنفیوں کے نزدیک ہر جگہ ہر مسلمان آزاد، مالدار اور مقیم پر واجب ہے بعض اماموں کے ہاں سنت مؤکدہ ہے امام صاحب کے ہاں غنی پر واجب ہے فقیر پر سنت مگر مذہب حنفی نہایت قوی ہے کیونکہ رب تعالیٰ نے فرمایا:

"فصل لربك وانحر"۔(۲)

توتم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔(۳)

یعنی نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ انحر صیغہ امر ہے جو وجوب کیلئے آتا ہے الخ......(۴)

سورۃ الکوثر کی ذکر کردہ آیت کی تفسیر میں حضرت عکرمہ امام عطاو حضرت قتادہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں:

"فصل لربك صلوۃ العید یوم النحر وانحر نسکك فعلی ھذا یثبت به وجوب صلوۃ العید والاضحیۃ"۔

---

۱. فتاوی عالمگیری ج۵ ص۲۹۱، ۲۹۲ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور، بہار شریعت ج۳ ص۳۳۱ مطبوعہ کراچی

۲. سورۃ الکوثر رقم الایۃ ۲

۳. کنزالایمان

۴. مراۃ المناجیح ج۲ ص۳۵۹ مطبوعہ قادری پبلیکیشرز لاہور

Scanned by CamScanner

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور اپنے رب کیلئے نماز عید پڑھو اور قربانی کرو۔ اس سے نماز عید اور قربانی کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔(۱)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ان رسول الله ﷺ قال من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا"۔(۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو وسعت ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب ہرگز نہ آئے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۱۴ھ نے ارشاد فرمایا۔

"ومما يؤيد الوجوب خبر"۔(۳)

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"يا ايها الناس ان على كل اهل بيت فى كل عام اضحية وعتيرة"۔

---

۱. التفسير المظهرى تحت آية الكوثر، وهكذا فى تفسير احكام القرآن للجصاص، تحت سورة الحج ج۳ص ۳۲۳ مطبوعه بيروت لبنان، وهكذا فى تفسير البغوى ج۴ص ۵۳۴مطبوعه اداره تاليفات اشرفيه ملتان، تفسير الخازن ج۴ص۲۴۷مطبوعه مكتبه حقانيه پشاور، تفسير قرطبى ج۱۰ص ۴۴۴مطبوعه داز الحديث قاهره

۲. سنن ابن ماجه كتاب الاضاحى، رقم الحديث۳۱۲۳ص۲۶۴۴، الكتب السته مطبوعه دار السلام سعوديه المستدرك على الصحيحين رقم الحديث۷۵۶۵، قال الحاكم هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه سنن دارقطنى رقم الحديث، ۴۷۶۲، مسند الامام احمد بن حنبل كتاب باقى مسند المكثرين حديث۷۹۲۴

۳. مرقاة المناجيح باب الاضحية، وهكذا فى الهداية شرح البداية

اے لوگو! ہر گھر والے پر ہر سال ایک قربانی اور عتیرہ ہے۔(۱)

اس حدیث شریف سے قربانی کا وجوب ثابت ہوتا ہے جبکہ عتیرہ کا حکم منسوخ کما سیجی بعدہ۔(۲)

"تمسك ابو حنيفة بهذا الحديث على ان الاضحية واجبة على كل مقيم اى فى مصر وهو مالك النصاب"۔(۳)

اس حدیث سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ قربانی ہر مقیم (نہ کہ مسافر) مالک نصاب پر واجب ہے۔

رہی بات عتیرہ کی تو جو دور جاہلیت میں کفار بتوں کیلئے اور مسلمان ابتداء اسلام میں اللہ تعالٰی کے نام پر ذبح کرتے یہ رجب کے مہینے میں ہوا کرتا تھا اسکو عتیرہ اور رجبیہ بھی کہا جاتا ہے۔

قربانی کا حکم کہ ہر مسلمان مالدار پر واجب اسکو باقی رکھا گیا اور عتیرہ کو منسوخ قرار دیا گیا۔(۴)

نوٹ: بعض لوگوں کو جو یہ خیال ہے کہ اپنی طرف سے زندگی میں صرف ایک بار قربانی واجب ہے شرعاً غلط اور بے بنیاد ہے اس لئے کہ مالک نصاب پر ہر سال اپنی سے قربانی واجب ہے۔(۵)

---

۱. سنن ابى داؤد كتاب الضحايا باب ماجاء فى ايجاب الاضاحى، رقم الحديث۲۷۸۸ص۱۴۳۱مطبوعه سعوديه جامع الترمذى ابواب الاضاحى رقم الحديث۱۵۱۸ص۱۸۰۷، سنن ابن ماجه من الكتب السته رقم الحديث۳۱۲۵ص۲۶۴۷مطبوعه سعوديه، مشكوة المصابيح رقم الحديث۱۳۹۱ج۱ص۱۳۱مطبوعه لاهور

۲. مرقاة المفاتيح ج۳ص ۵۲۵ مكتبه عثمانيه كوئٹه

۳. مرقاة المفاتيح ج۳ص۵۲۶مطبوعه مكتبه عثمانيه كوئٹه

۴. كمافى الجامع الصحيح للبخارى، كتاب العقيقه رقم الحديث۵۴۷۳ لافرع ولاعتيرة الحديث مرقاة المفاتيح ج۳ص۵۲۵ مطبوعه كوئٹه، مراة المناجيح ج۲ص۳۷۰مطبوعه لاهور، بحر الرائق ج۸ص ۱۷۳مطبوعه كراچى

۵. انوار الحديث ص۱۳۱۹كبربك سيلرز لاهور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قربانی کے فضائل

احادیث مبارکہ کے اندر قربانی کے بے شمار فضائل بیان کیے گئے ہیں آیئے ان احادیث مبارکہ کا مطالعہ کریں اور سنت خلیلی اور مصطفوی ادا کر کے بارگاہ خداوندی کا قرب ونزدیکی حاصل کریں۔

قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوجاتا:

۱۔ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"قال رسول الله ﷺ ماعمل ابن آدم (وفی روایة ماعمل آدمی) من عمل یوم النحر احب الی الله من اهراق الدم وانه لیأتی یوم القیمة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم لیقع من الله بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بها نفسا"۔(۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قربانی کے دن ابن آدم کا کوئی عمل بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ محبوب نہیں اور قیامت کے دن قربانی کا وہ جانور اپنے سینگوں بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے (اور مؤمن کی نیکیوں والے پلڑے میں رکھا جائے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قبولیت کا درجہ حاصل کر لیتا ہے لہذا خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔

۱. جامع الترمذی کتاب الاضاحی رقم الحدیث۱۴۹۳ص۸۰۴اسعودیه وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب سنن ابن ماجه کتاب الاضاحی باب ثواب الاضحیة رقم الحدیث۳۱۲۶ص۲۶۷مطبوعه سعودیه المستدرك رقم الحدیث۷۵۲۳قال الحاکم هذاحدیث صحیح الاسنادولم یخرجاه ،الترغیب والترهیب کتاب العیدین والاضحیة ج۲ ص۱۵۳مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت ،مشکوة المصابیح باب فی الاضحیة رقم الحدیث۱۳۸۴ج۱ص۱۳۱مطبوعه لاهور

قربانی کرنے سے گناہ معاف اور دوزخ سے آزادی:

۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یافاطمة قومی الی اضحیتك فاشهدیها فان لك لكل قطرة تقطر من دمها ان یغفرلك ماسلف من ذنوبك قالت : یارسول الله ﷺ النا خاصة اهل البیت اولنا وللمسلمین؟قال بل لنا وللمسلمین"۔(۱)

اے فاطمہ! کھڑی ہوجاؤ اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہوجاؤ کہ اسکے خون کے پہلے قطرے میں جو کچھ گناہ کیے ہیں سب کی مغفرت ہوجائے گی اس پر حضرت سیدہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ (فضیلت) ہم اہلبیت کے ساتھ خاص ہے یا ہم اہلبیت اور تمام مسلمانوں کیلئے؟ تو آپ نے فرمایا بلکہ میری آل اور تمام مسلمانوں کیلئے عام ہے۔

۳۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے خوش دلی کیساتھ قربانی کی تو یہ قربانی اسکے جہنم کی آگ سے حجاب (رکاوٹ) بن جائیگی"۔(۲)

۱. مجمع الزوائد ج۴ص۱۷مطبوعه بیروت، کشف الاستارعن زوائدالنبرار کتاب الاضاحی باب فضل الاضیحة رقم الحدیث۱۲۰۲ ،مؤسته الرسالةبیروت ،الترغیب والترهیب ص۱۵۴ مطبوعه بیروث.

۲. المعجم الکبیررقم الحدث۲۷۳۶ج۳ ص۸۴ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیزوت ،الترغیب والترهیب کتاب العیدین والاضیحة ج۲ص۱۵۵ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۴۔ **حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹوں کا قربان ہونے کا شوق:**

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہر سال بلاناغہ قربانی کیا کرتے ہیں حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے تریسٹھ جانوروں کی بذات خود قربانی کی حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان اعظم الایام عند اللہ یوم النحر"۔

سب سے بڑا دن (اجروثواب کے اعتبار سے) اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی کا دن ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے قربانی کرنے کے حوالے سے بیان فرمایا جانور ایک دوسرے سے بڑھ کر حضور ﷺ کے قریب ہوتے تھے کہ حضور ﷺ پہلے مجھے ذبح فرمائیں:

"وقرب لرسول اللہ ﷺ بدنات خمس اوست فطفقن یزدلفن الیہ بایتھن یبدا"۔(۱)

پانچ اور چھ چھ اونٹ حضور ﷺ کے قرب ہوتے ہوتے تھے سب سے پہلے مجھے ذبح کریں۔

اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یقربن ویسعین الیہ ﷺ متوجھا بایتھن یبدأ التبرک بیدہ ﷺ فی نحرھن "۔(۲)

اس وجہ سے وہ جانور آپ علیہ السلام کی طرف دوڑ کر قریب ہو رہے تھے کہ سب سے پہلے حضور میری طرف توجہ فرمائیں اور اپنے متبرک ہاتھوں سے مجھے ذبح فرمائیں۔

۱. مشکوۃ ج۱ص۲۳۶مطبوعہ رقم الحدیث۲۵۲۲مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور

۲. مرقات حاشیہ مشکوۃ ج۱ ص۲۳۶مطبوعہ لاہور

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

" اقام رسول اللہ بالمدینۃ عشر سنین لیضحی کل سنۃ"

"رسول اللہ دس سال مدینہ شریف رہے تو آپ ہر سال قربانی کیا کرتے تھے"۔(۱)

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ان رسول اللہ ﷺ قال لرجل امرت بیوم الاضحی عیداً جعلہ اللہ عزوجل لھذا الامۃ فقال الرجل ارأیت ان لم اجد الا منیحۃ انثی افاضحی بھا؟ قال لا ولکن تاخذ من شعرک وتقلم اظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذالک تمام اضحیتک عند اللہ عزوجل"۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا مجھے یوم اضحیٰ کا حکم دیا گیا اس دن کو خدا نے اس امت کیلئے عید بنایا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ بتایئے اگر میرے پاس منیحہ (اس جانور کو کہتے ہیں جو دوسرے نے اسے اس لئے دیا ہے کہ یہ کچھ دنوں اس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اُٹھائے پھر مالک کو واپس کردے (بہار شریعت) کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اس کی قربانی کروں۔ فرمایا نہیں، ہاں تم اپنے بال اور ناخن تراشواؤ اور مونچھیں تراشواؤ اور موئے زیر ناف کو مونڈواؤ اسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہوجائے گی (یعنی جسکو قربانی کی توفیق نہ

۱. جامع الترمذی ابواب الاضاحی رقم الحدیث۱۵۰۷ص۸۰۶مطبوعہ دار السلام سعودیہ ریاض

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہوتو اسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہوجائے گا)۔(۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذادخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلایمس من شعرہ ولابشرہ شیئاً وفی روایۃ من رای ھلال ذی الحجۃ واراد ان یضحی فلایأخذمن شعرہ ولامن اظفارہ"۔(۲)

(روایت ھذا کا خلاصہ ہے)جس شخص کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو اور عیدبقرہ کا چاند نظر آجائے تو اسکو چاہیے کہ اپنے بال وکھال نہ لے اور نہ ہی ناخن کاٹے۔

امام اہل سنت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ حکم استحبابی ہے کرے تو بہتر نہ کرے تو مضائقہ نہیں۔(۳)

---

۱. سنن ابی داؤد کتاب الضحایا،رقم الحدیث۲۷۸۹ص۱۳۲۱مطبوعہ سعودیہ،سنن نسائی کتاب الضحایاباب من لم یجدالاضحیۃ رقم الحدیث۴۳۷۰ص۲۳۷۲مطبوعہ سعودیہ ،مسندالامام احمدرقم الحدیث۶۵۷۵،قال الحاکم ھذاحدیث صحیح الاسنادولم یخرجاہ المستدرک رقم الحدیث۷۵۲۹ص......مشکوۃ المصابیح باب العتیرہ الفصل الثالث رقم الحدیث۱۳۹۲ص۱۳۱مطبوعہ لاہور

۲. سنن ابن ماجہ کتاب الاضاحی رقم الحدیث۳۱۴۹ص۲۶۶۸سعودیہ ،الجامع الصحیح للمسلم کتاب الاضاحی رقم الحدیث۱۹۷۷،۵۱۱۷ص۱۰۳مطبوعہ سعودیہ ،سنن ابی داؤد رقم الحدیث۲۷۹۱ص۱۳۳۲مطبوعہ سعودیہ ،الجامع الترمذی رقم الحدیث۱۵۲۳ص۱۸۰۷مطبوعہ سعودیہ ،سنن نسائی نسائی کتاب الضحایارقم الحدیث ۴۳۶۶ص۲۳۷۲مطبوعہ دارالسلام سعودیہ ،مشکوۃالمصابیح ج۱ص ۱۳۰مطبوعہ لاہور

۳. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۳۵۳مطبوعہ لاہور

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ان احادیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں یعنی جو امیر وجوباً یا فقیر نفلاً قربانی کا ارادہ کرے وہ بقرہ عید کا چاند دیکھنے سے قربانی کرنے تک ناخن بال اور مردار کھال وغیرہ نہ کاٹے نہ کٹوائے تاکہ حاجیوں سے قدرے مشابہت ہوجائے کہ وہ لوگ احرام میں حجامت نہیں کراسکتے اورتاکہ قربانی ہربال ناخن کا فدیہ بن جائے یہ حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں لہذا قربانی والے پرحجامت نہ کرانا بہتر ہے اس سے معلوم ہوا اچھوں سے مشابہت بھی اچھی ہے بلکہ جوقربانی نہ کرسکے وہ بھی حجامت نہ کروائے توان شاءاللہ ثواب پائے گا۔(۱)

قربانی کے تین ایام(دن) ہیں:

جمہور فقہاء کرام امام اعظم ابوحنیفہ امام مالک وامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم کے نزدیک قربانی کے صرف تین دن ہیں دس ،گیارہ اور بارہ ذی الحجہ شریف ۔بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ان کے نزدیک تیرہ ذی الحجہ کو بھی کرنا جائز ہے۔(۲)

اس پرفتن دور میں بعض تقلید سے آزاد دجل وتلبیس کے صیاد حضرات یہ شور مچاتے نظر آتے ہیں کہ قربانی چوتھے دن (تیرہ ذی الحجہ) کو بھی سنت ہے آئیے قرآن وسنت اجماع کی روشنی میں اس حقیقت کو جانیئے کہ قربانی کے ایام کتنے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ویذکرواسم اللہ فی ایام معلومات علی مارزقھم من بھیمۃ الانعام"۔(۳)

---

۱. مراۃ المناجیح ج۲ص۳۶۲مطبوعہ قادری پبلیشرز لاہور

۲. مرقاۃ المفاتیح ج۳ ص۵۲۲مطبوعہ کوئٹہ ۳. سورۃ الحج،آیت۲۸

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اوراللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے۔(۱)

دوسرے مقام پرارشادفرمایا:

"واذکرواالله فی ایام معدودات"۔(۲)

اوراللہ کی یادکرو گنے ہوئے دنوں میں۔(۳)

آیئے دیکھئے!"ایـام مـعـلـومـات "اور"ایـام مـعـدودات " سے کونسے دن مراد ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"المعلومات ایام النحروالمعدودات ایام التشریق"۔

"المعلومات سے مرادقربانی کےدن ہیں اورالمعدودات سے مرادایام تشریق ہیں(ایام معلومات سے مراد جب قربانی کے دن ہیں تو وہ کتنے ہیں)

حضرت علی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"ان المعلومات یوم ویومان بعدہ واذبح ایھاشئت"۔(۴)

بے شک المعلومات سے مرادیوم نحر(دسویں ذی الحجہ)اوراسکے بعد کے دودن ہیں ان میں سے جس دن چاہیں قربانی کریں۔

---

۱. کنزالایمان ۲. سورۃ البقرۃ آیت ۲۰۳

۳. کنزالایمان

۴. تفسیراحکام القرآن للجصاص ج۵ص۶۷ داراحیاء التراث العربی بیروت،تفسیرابن حاتم تحت سورۃ البقرۃ ج۲ ص۳۶۰رقم الحدیث۱۸۹۴مطبوعہ سعودی عرب ،وفی روایۃالقرطبی وحکی الکرخی عن محمدبن الحسن ان الایام المعلومات ایام النحرالثلاثۃیوم الاضحی،ویومان بعدہ،تفسیرقرطبیج۲ص۶مطبوعہ قاھرہ، وھکذافی تفسیرابن عباس ص۳۵مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"نھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاثۃایام فامسکوامابدالکم"۔(۱)

میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ گوشت روکنے سے منع کیا تھاپس اب جتنا چاہوروک سکتے ہو۔

نبی کریم علیہ السلام نے تین دن سے زیادہ دن گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا تھالیکن بعدمیں یہ حکم منسوخ ہوگیا،تو یہ منع کرنااس بات کی دلیل ہے،جس دن گوشت ذخیرہ کرنا جائز نہیں اس دن قربانی بھی جائز نہیں اورقربانی صرف تین دن ہے لیکن بعد میں شریعت نے تین دن سے زیادہ گوشت ذخیرہ کرنے کی اجازت دے دی اورقربانی کا حکم اسی طرح تین دن کا باقی رکھا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

"الاضحی یومان بعدیوم الاضحی"۔(۲)

عیدالاضحیٰ کے دن کے بعدقربانی کے دودن ہیں۔

نوٹ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بلفظہ یہی روایت مروی ہے۔(۳)

---

۱. سنن نسائی کتاب الجنائزباب زیارۃ القبوررقم الحدیث۲۰۳۲ص۲۲۰مطبوعہ سعودیہ، الجامع الصحیح للمسلم کتاب الاضاحی رقم الحدیث۵۱۱۴ مطبوعہ سعودیہ ،سنن نسائی کتاب الضحایارقم الحدیث۴۳۶۱ص۲۳۷۲ مطبوعہ دارالسلام سعودیہ ،جامع الترمذی رقم الحدیث۱۵۲۳ص۱۸۰۷ مطبوعہ سعودیہ

۲. مشکوۃ المصابیح رقم الحدیث ۱۳۸۷ج اص۱۳۱مطبوعہ لاھور،مؤطاالامام مالك کتاب الضحایا،باب ایام الاضحی ،احکام القرآن للطحاوی کتاب الحج والمناسك تحت الایۃ واذکرواالله فی ایام معدودات رقم الحدیث۱۵۷۲مطبوعہ استنبول.

۳. سنن کبری رقم الحدیث۱۹۰۳۶

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ:

"الذبح بعد النحر یومان، ذبح یوم نحر"۔(۱)

قربانی کرنا (عیدالاضحیٰ) کے بعد دو دن ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس و حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"النحر ثلثة ایام اولها افضلها"۔

قربانی کے صرف تین دن ہیں اور پہلا دن سب سے افضل ہے۔(۲)

حضرت امام محمد نے حضرت امام ابراہیم و امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ:

"الاضحی ثلثة ایام یوم النحر ویومان بعده"۔(۳)

قربانی کے تین دن ہیں یوم النحر (عیدالاضحیٰ) اور اسکے بعد دو دن۔

فائدہ : قربانی کے ایام صرف تین دس گیارہ بارہ ذی الحجہ ہیں تفصیلی روایات دیکھئے احکام القرآن امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں۔

مسئلہ : قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارھویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن دو راتیں اور ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں اور گیارہ سے تیرہ تک تین دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں، لہذا بیچ کے دو دن ایام نحر و ایام تشریق دونوں ہیں

---

۱. سنن للبیھقی کتاب الضحایا، رقم الحدیث ۱۹۲۵۵ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، احکام القرآن للامام طحاوی کتاب الحج و المناسك رقم الحدیث ۱۵۷۶ مطبوعه استنبول مصر

۲. فتح القدیر ج۹ ص۵۲۷ مطبوعه انڈیا، عمدة القاری شرح صحیح البخاری ج۲۱ ص۲۲۹ مطبوعه دار الاحیاء التراث العربی بیروت، وهکذا فی تحفة الفقهاء کتاب الاضحیة ج۳ ص ۸۴ مطبوعه بیروت

۳. کتاب الاثار رقم الحدیث ۷۸۹ ص ۳۵۴ مطبوعه کراچی، جامع المسانید للخوارزمی رقم الحدیث ۱۵۵۶ ج۲ ص۳۵۶ مکتبه حنفیه کوئٹه

اور پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ صرف یوم النحر ہے اور پچھلا دن یعنی تیرہویں ذی الحجہ صرف یوم التشریق ہے۔(۱)

مسئلہ : شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے لہذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہو سکتی ہے اور دیہات میں بہتر یہ ہے کہ بعد طلوع آفتاب قربانی کی جائے اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خطبہ ہو چکنے کے بعد قربانی کی جائے۔(۲)

مسئلہ : یہ ضروری نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے اسکی گنجائش ہے کہ پورے وقت میں جب چاہے کرے لہذا اگر ابتدائے وقت میں اس کا اہل نہ تھا وجوب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخر وقت میں شرائط جاتے رہے تو واجب نہ رہی۔

مسئلہ : قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم نہیں ہو سکتی مثلاً بجائے قربانی اس نے بکری یا اس کی قیمت صدقہ کر دی یہ نا کافی ہے الخ......(۳)

---

۱. رد المحتار مع الدر المختار کتاب الاضحیة ج۹ ص۵۲۷ مطبوعه مکتبه حقانیه پشاور، بهار شریعت ج۳ ص۳۳۶ مطبوعه کراچی

۲. فتاوی عالمگیری ج۹ ص۲۹۵ مطبوعه پشاور، بهار شریعت ج۳ ص۳۳۷ مطبوعه کراچی، فتاوی فیض الرسول ج۲ ص۴۴۷ مطبوعه شبیر برادر لاهور

۳. فتاوی عالمگیری ج۵ ص۲۹۲ تا ۲۹۴ مطبوعه پشاور، بهار شریعت ج۳ ص۳۳۴، ۳۳۵ مطبوعه کراچی

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قربانی کے جانوروں کا بیان

قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں اونٹ، گائے، بکری، ہر قسم میں اسکی جتنی نوعیں ہیں سب داخل ہیں نر اور مادہ خصی اور غیر خصی سب کا ایک حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہو سکتی ہے، بھینس گائے میں شمار ہے اس کی بھی قربانی ہو سکتی ہے، بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں اسکی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔(۱)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"اهدی النبی ﷺ مائة بدنة فامرنی بلحومهافقسمتهاثم امربجلالهافقسمتهاثم بجلودهافقسمتها"۔(۲)

نبی کریم ﷺ نے سو اونٹوں کی قربانی فرمائی پھر مجھے انکا گوشت تقسیم کرنے کا حکم فرمایا جسکو میں نے تقسیم کیا پھر مجھے ان کی رسیاں تقسیم کرنیکا حکم فرمایا جن کو میں نے تقسیم کر دیا، پھر مجھے ان کی کھالیں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا میں نے ان کو بھی تقسیم کر دیا۔

حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"قلت الابل علی عهدرسول الله ﷺ فامرهم ان ینحرواوالبقر"۔

۱. فتاوی عالمگیری کتاب الاضحیة البابالخامس ج۵ص۲۹۷مطبوعه نورانی کتب خانه پشاور، بهارشریعت ج۳ص۳۳۹مطبوعه کراچی

۲. الجامع الصحیح للبخاری کتاب الحج باب یتصدق بجلال البدن رقم الحدیث۱۷۱۸ص۱۳۵مطبوعه دارالسلام سعودیه

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اونٹوں کی قلت ہو گئی تو آپ علیہ السلام نے لوگوں کو گائے کی قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔(۱)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ۔

" ان رسول الله ﷺ ضحی بکبشین جذعین خصیین اوقال موجوئین"۔(۲)

رسول اللہ ﷺ نے دو خصی جذعوں (سال سے کم عمر کے) مینڈھوں کی قربانی کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"کان النبی ﷺ یضحی بکبشین وان اضحی بکبشین"۔(۳)

نبی کریم ﷺ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"سالت ابن عباس رضی الله عنهاعن المتعة فامرنی بهاوسالته عن الهدی فقال فیهاجزوراوبقرة اوشاةاوشرك فی دم"۔

۱. سنن ابن ماجه کتاب الاضاحی رقم الحدیث۳۱۳۴ص۲۶۷مطبوعه دارالسلام سعودیه ریاض

۲. مسندابن ابی شیبه رقم الحدیث ج۱ص۱۵رقم الحدیث۲۱مطبوعه دارالوطن ریاض مسندالامام احمدرقم الحدیث۲۱۷۱۳

۳. الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاضاحی باب فی اضحیةالنبی ﷺ رقم الحدیث۵۵۵۳ص۴۷۷ مطبوعه دارالسلام سعودیه

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حج تمتع کی قربانی کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے مجھے اسکے کرنے کا حکم دیا، اور میں نے قربانی کے جانوروں کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا اونٹ ہے یا گائے، یا بکری یا قربانی کے بڑے جانور میں شرکت ہے۔(۱)

ذکر کردہ احادیث مبارکہ وفقہی عبارات کا ماحصل یہ ہوا کل دس جانوروں کو عیدالاضحیٰ کی قربانی میں ذبح کرنا درست وجائز ہے ان آٹھ جوڑوں (جانوروں) کی تفصیل (**نوٹ:** تو دوان کے ضمن میں ہیں تو کل دس جانور ہوئے):

۱۔ (جمل) اونٹ ۲۔ اونٹنی
۳۔ گائے ۴۔ بیل
۵۔ (جاموس) بھینس گائے کے حکم میں ہے۔
۶۔ بھینسا بیل کے حکم میں ہے ۷۔ (ضان) دنبہ
۸۔ بھیڑ (دنبی) بھیڑ اور دنبہ بکری کے حکم میں داخل ہیں۔(۲)
۹۔ بکری ۱۰۔ بکرا۔(۳)

ثابت ہوا کہ ان دس جانوروں کی قربانی ثابت ہے اس کے علاوہ خوہ وہ حلال ہی کیوں نہ ہو ان کا گوشت لذیذ ہی کیوں نہ ہو ان کی قربانی کرنا جائز نہیں جیسے ہرن، گھوڑا، مرغ، نیل گائے مرغی وبطخ وغیرہ۔(۴)

---

۱. الجامع الصحیح للبخاری کتاب الحض باب فمن تمتع بالعمرة الی الخ رقم الحدیث۱۶۸۸ ص۳۳۲ مطبوعه دار السلام سعودیه
۲. کماسبق من الفتاوی الهندیه
۳. الفتاوی الرضویه بادانی تغیر ج۲۰ص۳۸۲،۳۸۳مطبوعه لاهور
۴. البحر الرائق شرح کنز الدقائق باب العیدین ج۲ص۱۷۷،الفتاوی الرضویة ج۲۰ ص۵۶۰ رضافاؤنڈیشن لاهور

بھینس کی قربانی:

فرقہ وہابیہ کی مشہور قسم غیر مقلدین کے نزدیک مرغی کی قربانی تو جائز ہے۔(۱)

لیکن بھینس کی قربانی ان کے مذھب میں ناجائز وممنوع ہے، وہابیوں کے مجتہد العصر مولوی عبداللہ روپڑی نے لکھا، بھینس کی قربانی جائز نہیں۔(۲)

آئے روز جب بھی عید قربان کا موقع آتا ہے غیر مقلد وہابی نام نہاد اھل حدیث اہل سنت و جماعت حنفی حضرات کو زدوکوب کرتے ہیں بھینس کی قربانی جائز نہیں حدیث شریف سے ثابت کرو کہ حضور علیہ السلام نے بھینس کی قربانیکی ہو۔ ہم اہل سنت بھی ان نجدیوں سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے مذہب نا مہذب میں مرغی کی قربانی جائز ہے تو یہ بتاؤ کہ کس حدیث صریح مرفوع میں آیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے مرغی کی قربانی کی ہو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسکا چمڑہ تقسیم کیا ہو؟

بھینس اور بھینسا (نرکٹا) کی قربانی جائز ودرست ہے سلف وخلف بھینس کی قربانی کرتے آئے، اسکا انکار صرف فرقہ وہابیہ غیر مقلدین نے کیا اب آیئے بھینس کی قربانی پر دلائل اپنوں اور غیروں کی کتب سے ملاحظہ کریں۔

اصل اس میں اصول یہ ہے کہ بھینس گائے کی جنس ہے تو جب گائے کہ جنس سے تو گائے کی قربانی جائز ودرست ہے تو پھر بھینس کی قربانی جائز ودرست ہے۔

عربی لغت میں بھینس کہتے ہیں:

"الجاموس ضرب من کبار البقر داجناً"۔(۳)

---

۱. فتاوی ستاریه ج۲ص۷۲مطبوعه کراچی
۲. فتاوی اهل حدیث ج۲ص۴۲۶مطبوعه اداره احیاء السنةالنبویه سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودها
۳. المنجد

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بھینس بقر (گائے) کی ایک بڑی قسم ہے جو کالی ہوتی ہے۔

اور فارسی لغت میں کہتے ہیں

"جاموس درآخرسین مهمله معرب گامیشکه مخفف گاؤمیش ست .... این زمانه بجهت تفرقه نرومادہ نرراجاموس گویندبتعریب ومادہ رگاؤمیش خوانند"۔(۱)

کتب لغت سے ثابت ہوا کہ بھینس گائے کی ایک قسم ونوع ہے تو جب گائے کی قربانی جائز ہے تو پھر بھینس وبھینسے کی بھی قربانی جائز ہوگی، اگر ذریت وہابیہ میں اتنی طاقت ہے تو وہ یہ ثابت کر کے دیں کہ بھینس گائے کی جنس وقسم نہیں؟

اب آیئے کتب حدیث وفقہ دیکھئے کہ ان میں بھی یہ لکھا ہوا ہے بھینس گائے کی قسم ونوع ہے:

۱۔ حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

"الجاموس تجزی عن سبعةفی الاضحية "۔(۲)

بھینس کی قربانی سات افراد کی طرف سے جائز ہے۔

۲۔ "عن الحسن انه كان يقول الجواميس بمنزلة البقر"۔

بھینسیں گائے کے حکم میں ہیں۔(۳)

۳۔ امام ابن شہاب فرماتے ہیں:

"ان عمربن عبدالعزيز كتب ان توخذصدقة الجواميس كماتوخذصدقه البقر"۔

---

۱. غیاث اللغات

۲. مسندالفردوس رقم الحدیث۲۶۵۰ج۲ص۲۲مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت

۳. مصنف ابن ابی شیبه باب فی الجومیس تعدفی الصدقة رقم الحدیث۱۰۸۴۸شامله

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ بھینسوں کی بھی زکوۃ ایسے ہی لی جائے جیسا کہ گائے کی زکوۃ لی جاتی ہے (اسی طرح کی روایت امام عطا خراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مروی ہے۔(۱)

۴۔ امام فقیہ ابولیث نصر بن محمد سمرقندی متوفی ۳۷۵ھ لکھتے ہیں:

"ويدخل في البقرالجاموس"۔(۲)

گائے میں بھینس بھی داخل ہے۔

۵۔ امام علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ لکھتے ہیں:

"والجاموس نوع من البقربدليل انه يضم ذالك الغنم فى باب الزكوة"۔(۳)

بھینس بقر کی ایک قسم ہے دلیل یہ ہے کہ بھینس زکاۃ کے مسئلہ میں بقرہ (گائے) سے ملائی جاتی ہے۔

۶۔ علامہ حسن بن منصور قاضی خان متوفی ۵۹۲ھ لکھتے ہیں:

"الاضحية تجوز من اربع من الحيوان الضان والمعزوالبقروالابل ذكورها واناثها وكذالك الجاموس لانه نوع من البقرة "(۴)

قربانی چار جانوروں کی جائز ہے بھیڑ، بکری، گائے، اور اونٹ کی ان کے مذکر (نر) اور مؤنث (مادہ) کی اسی طرح بھینس کی اس لیے کہ وہ بھی بقر (گائے) کی ایک نوع ہے۔

---

۱. الاموال لابن زنجوية،باب صدقة الجواميس رقم الحديث۱۳۹۳، ۱۳۹۴مکتبه شامله

۲. فتاوی النوازل ص۳۳۵مطبوعه مکتبه حقالیه پشاور

۳. بدائع الصنائع کتاب التضحیه ج۵ص۶۹ مطبوعه کوئٹه

۴. فتاوی قاضی خان کتاب التضحیه ج۳ص۲۰۸مطبوعه پشاور

Scanned by CamScanner

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۷۔ علامہ برھان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی قدس سرہ النورانی متوفی ۵۹۳ لکھتے ہیں:

"یدخل فی البقر الجاموس لانہ من جنسہ"۔(۱)
یعنی بقر میں بھینس بھی داخل ہے اس لیے کہ بھینس بقر کی جنس سے ہے۔

اسی طرح صاحب ہدایہ نے دوسرے مقام پر لکھا:

"الجوامیس والبقر سواء لانہ اسم البقر یتناولھا انھو نوع منہ"۔(۲)
یعنی بھینس اور بقر احکام میں برابر ہیں کہ بقر کا لفظ ان دونوں کو شامل ہے اس لئے کہ بھینس بقر کی ایک نوع ہے۔

چند مزید فقہی عبارات بلاترجمہ وخلاصہ کے ملاحظہ ہوں:

۸۔ امام طاہر بن عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۴۲ لکھتے ہیں:

"الجاموس یجوز فی الضحایا"۔(۳)

۹۔ امام سراج الدین ابو محمد علی بن عثمان بن تیمی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۶۹ھ لکھتے:

"یجوز التضحیۃ بالجاموس عن سبعۃ ھو المختار"۔(۴)

۱۔ الھدایۃ شرح بدایۃ المبتدی، کتاب الاضحیۃ ج۴ ص۷۵، وھکذا فی الجواھرۃ النیرہ ج۲ ص۲۵۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، فتح القدیر تکملہ ج۹ ص۵۳۱ مطبوعہ مرکز اھلسنت برکات رضا انڈیا
۲۔ الھدایہ، کتاب الزکاۃ
۳۔ خلاصۃ الفتاوی ج۴ ص۳۱۴ مکتبہ حقانیہ پشاور
۴۔ الفتاوی السراجیہ ص۳۸۵ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور

۱۰۔ علامہ زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ المروفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں:

"والاضحیۃ من الابل والبقر والغنم) لان جواز التضحیۃ بھذہ الاشیاء عرفت شرعا بالنص علی خلافت القیاس فیقتصر علی ماورد وتجوز بالجاموس لانہ نوع من البقر الخ......"۔(۱)

۱۱۔ ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ وعلماء ہند لکھتے ہیں:

"والجاموس نوع من البقرۃ"۔(۲)

۱۲۔ علامہ محمد شہاب الدین بن بزاز کردری متوفی ۸۲۷ لکھتے ہیں:

"والجاموس یجوز فیھا"۔(۳)

۱۳۔ (ویدخل فی البقر والجاموس لانہ من جنسہ) "کمافی الزکوۃ فانہ یؤخذ من نصاب الجاموس مایؤخذ من نصاب البقر وقال فی خلاصۃ الفتاوی والجاموس یجوز فی العدایا والضحایا استحانا"۔(۴)

۱۴۔ خاتم المحققین علامہ سید محمد امین المعروف بابن عابدین شامی قدس سرہ النورانی متوفی ۱۲۱۲ھ لکھتے ہیں:

"قولیہ والجاموس نوع من البقر وکذا المعز نوع من الغنم بدلیل ضمھا فی الزکوۃ بدائع"۔(۵)

۱۔ البحر الرائق کتاب الاضحیۃ ج۸ ص۱۷۷ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
۲۔ الفتاوی الھندیہ کتاب الاضحیۃ الباب الخامس ج۵ ص۲۹۷
۳۔ فتاوی بزازیہ صح ج۳ ص۲۸۹ مطبوعہ المکتبۃ الرشیدیہ کوئٹہ
۴۔ البنایہ شرح الھدایہ کتاب الاضحیہ ج۱۲ ص۴۸
۵۔ ردالمحتار علی الدر المختار کتاب الاضحیہ ج۹ ص۵۳۴ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ پشاور، فتاوی فیض الرسول ج۲ ص۴۴۹، ۴۵۰ مطبوعہ شبیر برادر لاہور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱۵۔ وفی شرح النقایہ کتاب الاضحیہ ج ۴ ص ۲۴۷:

"ویدخل فی البقر الجاموس"۔

۱۶۔ امام اہلسنت مجدد دین وملت امام المتکلمین الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نور اللہ تربتہ بنورہ الجلی والخفی متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں:

"ویدخلون الجاموس فی البقر ویقولون انه نوع منه"۔(۱)

ذکر کردہ درجنوں کتب لغت فقہ وحدیث کی تصریحات سے جب یہ ثابت ہوگیا کہ بھینس بقر یعنی گائے کی نوع ہے تو جب گائے کی قربانی جائز ہے اور پھر بھینس کی بھی قربانی جائز ہے۔ منکرین معاندین غیر مقلدین حضرات سے ہمارا سوال یہ ہے کہ تمہارے مذہب میں جب بھینس وبھینسے کی قربانی جائز و درست نہیں تو پھر کتب معتبر لغت فقہ وحدیث سے ثابت کرو کہ بھینس بقر کی نوع سے نہیں ہے لہذا اس کی قربانی بھی جائز نہیں؟ ھاتو برھانکم ان کنتم صٰدقین۔

بھینس کی قربانی کے جواز پر چند نجدیوں وہابیوں کی مستند شخصیات کے حوالے پیش خدمت ہیں وہابیوں کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی نے قربانی کے جانوروں کی عمر بیان کرتے ہوئے لکھا۔ کہ گائے بھینس میں جو دو سال کی ہو۔(۲)

آگے لکھا: بھینس گائے کے حکم میں ہے۔(۳)

۱۔ الفتاوی الرضویہ ج ۲ ص ۳۸۲ مطبوعہ لاہور تفصیل دیکھئے الفتاوی الرضویہ ج ۲۰ ص ۴۰۱ تا ۴۰۴ مطبوعہ لاہور

۲۔ فتاوی نذیریہ ج ۳ ص ۲۵۷ مطبوعہ گوجرنوالہ

۳۔ فتاوی نذیریہ ج ۳ ص ۲۵۸ مطبوعہ مکتبہ المعارف الاسلامیہ گوجرنوالہ

وہابیوں کے مشہور مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھینس کی قربانی کو جائز قرار دیتے ہوئے لکھا۔ اس کے علاوہ عرب لوگ بھینس کو بقرہ (گائے میں داخل سمجھتے ہیں)۔(۱)

ابوالبرکات احمد وہابی نے لکھا، بھینس اور بھینسا دونوں بقرہ کی نوع میں سے ہیں۔ لہذا اسکا حکم بھی گائے کی طرح ہے۔(۲)

مولوی عبدالستار دہلوی وہابی نے لکھا:

سوال: کیا بھینس کی قربانی جائز ہے؟

جواب: جائز ہے چونکہ بھینس اور گائے کا ایک ہی حکم ہے۔(۳)

قربانی کے جانوروں کی عمروں کا بیان:

قربانی کے جانوروں کی عمر یہ ہونی چاہیے۔ اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکری ایک سال کی اس عمر سے کم ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہہ بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اسکی قربانی جائز ہے۔(۴)

۱۔ فتاوی ثنائیہ ج ۱ ص ۸۱۰ مطبوعہ کراچی

۲۔ فتاوی برکاتیہ ص ۳۴۲ مطبوعہ گوجرنوالہ

۳۔ فتاوی ستاریہ ج ۳ ص ۲ مطبوعہ مکتبہ سعودیہ کراچی

۴۔ الدر المختار کتاب الاضحیۃ ج ۹ ص ۵۵۳ مطبوعہ پشاور، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح ج ۳ ص ۵۰۷، ۵۰۸ مطبوعہ کوئٹہ، بہار شریعت ج ۳ ص ۳۴۰ مطبوعہ کراچی، مرلۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۶۱ مطبوعہ لاہور، الفتاوی الرضویہ ج ۲۰ ص ۴۴۳ مطبوعہ لاہور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"قال رسول اللہ ﷺ لاتذبحوا الامسنة ان تعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضان"۔(۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم (قربانی میں) نہ ذبح کرو مگر مسنۃ الا یہ کہ تم پر یہ دشوار ہو دنبہ کے جذعہ کی قربانی کرلو۔

فقہاء کرام کے نزدیک مسنہ سے مراد بڑی عمر کا جانور مراد ہے یعنی اونٹ کم از کم پانچ سال کا ہو گائے بھینس دو سال کی اور بکرا ایک سال کا ہو اور جذعہ ایک سال سے کم اور چھ ماہ یا اس سے زیادہ عمر کا دنبہ مراد ہے۔(۲)

حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ان رسول اللہ ﷺ کان یقول ان الجذع یوفی ممایوفی منه الثنی"۔(۳)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ بھیڑ کا شش ماہ ہنہ بچہ اس میں کفایت کرتا ہے، جس میں بکری کا ایک سالہ بچہ کا ہو۔

۱۔ سنن ابی داؤد من کتب الستہ کتاب الضحایا باب مایستجب من الضحایا رقم الحدیث ۲۷۹۷ ص ۱۳۳۲ مطبوعہ سعودیہ، مشکوۃ شریف رقم الحدیث ۳۱۴۹ ص ۱۳۰، مطبوعہ لاھور سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۳۱۴۱ ص ۲۶۶۷ سعودیہ، مسند الامام احمد رقم الحدیث ۱۴۳۴۸ ص ۱۰۲۸ مطبوعہ مؤسستہ الرسالہ بیروت، الجامع الصحیح للمسلم رقم الحدیث ۱۹۶۳ ص ۱۰۲۸ مطبوعہ سعودیہ۔

۲۔ مرقاۃ المفاتیح ج ۳ ص ۵۰۸ مطبوعہ کوئٹہ، مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۳۶۱ مطبوعہ لاھور

۳۔ سنن نسائی کتاب الضحایا باب المسنہ والجذعہ رقم الحدیث ۴۳۸۸ ص ۲۳۷۳ مطبوعہ سعودیہ، سنن ابی داؤد کتاب الضحایا رقم الحدیث ۲۷۹۹ ص ۱۳۳۲ سعودیہ، سنن ابن ماجہ ابواب الاضاحی رقم الحدیث ۳۱۴۰ ص ۲۶۶۷ مطبوعہ سعودیہ، مشکوۃ المصابیح کتاب الاضحیہ رقم الحدیث ۱۳۸۱ ص ۱۳۰ مطبوعہ لاھور.

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

"ضحی خالی ابوبردہ قبل الصلوة فقال رسول اللہ ﷺ تلك لحم شاة فقال یارسول اللہ ﷺ! ان عندی جذعة من المعز فقال ضح بها ولاتصلح لغیرك ثم قال: من ضحی قبل الصلوة فانما ذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلوة فقد نسكه واصاب سنة المسلمین"۔(۱)

میرے ماموں ابوبردہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کردی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بکری کا گوشت ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس بکری کا جذعہ (ایک سال سے کم عمر کا بکرا) ہے تو آپ نے فرمایا اسے ہی ذبح کرلو۔ آپ کے علاوہ یہ کسی کیلئے جائز نہیں پھر آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کرلی اس نے اپنے (کھانے کے) لیے ذبح کیا جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقہ کو پالیا۔

۱۔ ان روایات سے معلوم ہوا دنبہ اگر چھ ماہ کا ہوا یک سالہ بکری کے برابر معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے (اس پر تمام صحابہ وعلماء کرام کا اجماع ہے۔(۲)

۲۔ بکری اور بکرا اگر ایک سال کے ہوں یا اس سے اوپر تو انکی قربانی جائز ہے سے کم عمر کے ہوں اگر چہ ایک دن بھی کم ہو تو قربانی جائز نہیں۔(۳)

۱۔ الجامع الصحیح للمسلم کتاب الضحایا رقم الحدیث ۵۰۶۹ ص ۱۰۲۷، سنن ابی داؤد بالفاظ مختلفہ من الکتب الستہ کتاب الضحایا رقم الحدیث ۲۸۰۱ ص ۱۳۳۲ مطبوعہ دارالسلام سعودیہ، الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاضاحی ۵۵۵۶ ص ۴۷۸ مطبوعہ دارالسلام سعودیہ.

۲۔ مراۃ ص ۳۶۲ لاھور، الفتاوی الرضویہ ج ۲۰ ص ۴۴۲ لاھور

۳۔ فتاوی فیض الرسول ج ۲ ص ۴۵۹ مطبوعہ لاھور

Scanned by CamScanner

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۳۔ سال سے کم عمر کے بکرے کی قربانی کو حضرت ابو بردہ کیلئے نبی علیہ السلام کا جائز قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو احکام شرعیہ میں اختیار دیا۔ آپ جس پر چاہیں حکم جاری فرمائیں۔(۱)

۴۔ جس شخص نے نماز عید سے پہلے قربانی کرلی تو اس کی قربانی نہ ہوئی وہ فقط گوشت ہی ہے۔ کماسبق۔

مسئلہ : قربانی کے جانوروں میں عمر کا اعتبار کیا گیا ہے بیل، بکرے وغیرہ کا دوندا ہونا نہ کوئی شرط ہے اور نہ اسکا اعتبار کیا گیا ہے اصل دارومدار عمر کے پورا ہونے کا ہے۔(فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی قدس سرہ القوی متوفی ۱۴۲۰ھ لکھتے ہیں قربانی کے بکرا کی عمر سال بھر ہونا ضروری ہے دانت کا نکلنا ضروری نہیں لہذا بکرا اگر واقعی سال بھر کا ہے تو اسکی قربانی جائز ہے اگرچہ اسکے دانت نہ نکلے ہوں الخ۔(۲)

دوسری جگہ لکھتے ہیں: دانتا ہونا ضروری نہیں۔(۳)

مسئلہ: قربانی کے جانوروں میں اسلامی تاریخ چاند کا اعتبار ہے۔نہ کہ انگریزی یا کسی اور سال ماہ کی تاریخ کا اگر قربانی کے جانوروں میں سے کسی جانور کی عمر چاند کی تاریخ کے اعتبار سے پوری ہوگئی تو اسکی قربانی جائز ہے اسی طرح عیدالاضحیٰ کے دن پیدا ہونے والے جانور کی بھی قربانی کے پیدا ہونے کے اس وقت کے بعد اگلے سال عید الاضحیٰ میں جائز ہے۔

"یسألونك عن الاهلةقل هی مواقیت للناس والحج "۔(۴)

۱۔ کمافی اشعة اللمعات مراةالمناجیح ج۲ص۳۶۱مطبوعه لاهور
۲۔ فتاوی فیض الرسول ج۲ص۴۵۶
۳۔ فتاوی فیض الرسول ج۲ص۴۵۹لاهور
۴۔ سورةالبقره.

تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کیلئے۔(۱)

"جعلهاالله مواقیت لصوم وافطارهم ولحجهم ومناسکهم الخ......"۔(۲)

اللہ تعالیٰ نے ان کا وقت مقرر کیا ان کے روزے افطار حج اور قربانی کیلئے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"هی مواقیت للناس فی حجهم وصومهم و فطرهم ونسکهم"۔(۳)

فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہ القوی متوفی ۱۴۲۰ لکھتے ہیں، مسلمانوں کو اپنے معاملات میں عربی اسلامی تاریخ وسنہ کا اعتبار کرنا واجب ہے۔دوسری تاریخ وسنہ کا اعتبار کرنا جائز نہیں جیسا کہ تفسیر کبیر جلد چہارم ص۴۴۵ میں ہے:

"قال اهل العلم الواجب علی المسلمین بحکم هذاالایةان یعتبروافی بیوعهم ومدددیونهم واحوال زکوتهم و سائر احکامهم السنةالعربیه بالاهلةولا یجوزلهم اعتبارالسنةالعجمیةوالرومیة"۔(۴)

۱۔ کنزالایمان
۲۔ تفسیر طبری رقم الحدیث۳۰۶۸
۳۔ تفسیر طبری رقم الحدیث۳۰۶۹شامله
۴۔ انوارالحدیث ص۲۵۱مطبوعه لاهور.

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قربانی کے جانوروں میں شرکت کے احکام

قربانی کی جو کم از کم مقدار ہے وہ ایک شخص کے حق ایک بکری، دنبہ وغیرہ یا پھر اونٹ ،گائے وغیرہ کا ساتواں حصہ ضروری ہے۔(۱)

جب قربانی کی شرائط مذکورہ پائی جائیں تو بکری کا ذبح کرنا یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ واجب ہے ساتواں حصے سے کم نہیں ہوسکتا بلکہ اونٹ یا گائے کے شرکا میں اگر کسی شریک کا ساتواں حصہ سے کم ہے تو کسی کی قربانی نہیں، گائے یا اونٹ میں ساتویں حصہ سے زیادہ کی قربانی ہوسکتی ہے مثلاً گائے کو چھ یا پانچ یا چار شخصوں کی طرف سے قربانی کریں ہوسکتا ہے اور یہ ضروری نہیں کہ سب شرکا کے حصے برابر ہوں بلکہ کم و بیش بھی ہوسکتے ہیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جسکا حصہ کم ہے تو ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔(۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"نحرنا مع رسول الله ﷺ عام الحديبية البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة"۔(۳)

ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال ایک اونٹ کو سات افراد کی طرف سے اور ایک گائے کو سات افراد کی طرف سے ذبح (قربان) کیا۔

---

۱. عامہ کتب فقہ حنفی

۲. ردالمحتار مع الدر المختار کتاب الاضحیۃ ج۹ ص۵۲۱، ۵۲۵ مطبوعہ پشاور، بہار شریعت ج۳ ص۳۳۵ مطبوعہ کراچی، تفسیر احکام القرآن للقادری ج۶ ص۲۲۷ مطبوعہ لاہور

۳. الجامع الصحیح للمسلم کتاب الحج باب الاشتراک فی الهدی واجزاء البقرہ والبدنہ کل منہا عن سبعۃ رقم الحدیث ۱۳۱۸، جامع الترمذی ورقم الحدیث ۱۵۰۲ ص ۸۰۵ اسعودیہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"ان النبي ﷺ قال: البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة"۔(۱)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ بھی سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

یعنی گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں بشرطیکہ ان میں سے کوئی گوشت یا تجارت گوشت کیلئے شریک نہ ہو یا سارے قربانی کرنے والے ہوں یا بعض عقیقہ والے۔(۲)

مسئلہ : اونٹ اور گائے کی طرح بھینس اور بھینسے میں بھی سات افراد شریک ہوسکتے ہیں جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ذکر کی گئی ہے۔

علامہ سراج الدین ابو محمد علی بن عثمان بن محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۶۹ھ لکھتے ہیں:

"يجوز التضحية بالجاموس عن سبعة هو المختار"۔(۳)

بھینس کی قربانی سات افراد کی طرف سے جائز ہے اور یہی قول مختار ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ان النبي ﷺ اتاه رجل فقال ان علي بدنة وانا موسر بها ولا اجدها فاشتريها فامره النبي ﷺ ان يبتاع شياه فيذبحن"۔

---

۱. سنن ابی داؤد کتاب الضحایا، رقم الحدیث ۲۸۰۸، مشکوۃ المصابیح ابواب الاضاحی رقم الحدیث ۱۳۷۲ ج ا ص ۱۳۰ مطبوعہ لاہور

۲. مراۃ المناجیح ج ا ص ۳۶۲ مطبوعہ لاہور تفصیل دیکھئے ،الفتاوی الرضویۃ ج ۱۴ ص ۵۶۴ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور

۳. الفتاوی السراجیۃ کتاب الاضاحی ص ۳۸۵ مکتبہ حقالیہ پشاور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے کہا مجھ پر اونٹ (بڑا جانور) واجب ہو چکا ہے اور میں مالدار بھی ہوں لیکن مجھے بڑا جانور مل نہیں رہا کہ میں اسے خریدوں تو نبی کریم ﷺ نے اسکو سات بکریاں خریدنے کا حکم فرمایا کہ وہ انکو ذبح کریں۔(۱)

شرح معانی الاثار للطحاوی کے الفاظ یہ ہیں:

"سأل رجل رسول الله ﷺ فقال ان علی ناقة وقد غربت علی فقال اشتر سبعا من الغنم"۔(۲)

۱۔ ان روایات سے معلوم ہوا ایک اونٹ (بڑا جانور گائے بھینس وغیرہ) سات بکریوں کے قائم مقام ہے اور اونٹ (بڑے جانور) میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔

۲۔ ایک بکری (چھوٹے جانور دنبہ بھیڑ وغیرہ) کی قربانی صرف ایک ہی شخص کی طرف سے ہو سکتی ہے بکری کی قربانی ایک سے زیادہ افراد کی طرف سے جائز نہیں۔

عبارات فقھیہ:

"الشاة لاتجزی الاعن واحد والبقرة تجزی عن سبعة"۔(۳)

مسئلہ : چھوٹے جانور کی قربانی صرف ایک شخص کی طرف سے جائز ہے ہاں ایک شخص اپنی طرف سے کئی افراد کو ایصال ثواب کر سکتا ہے اور یہ چیز نبی علیہ السلام کے فعل مبارک سے ثابت ہے۔

۱۔ سنن ابن ماجه كتاب الاضاحی رقم الحديث۳۱۳۶ ص۲۶۷ مطبوعه سعوديه

۲۔ شرح معانی الاثار رقم الحديث۶۲۲۱ بيروت

۳۔ فتاوی سراجيه ص۳۸۶ مطبوعه پشاور ، وهكذافی الفتاوی الهنديه كتاب الاضحية ج۵ص۳۰۴ پشاور ، بدائع الصنائع كتاب التضحية ج۵ص۷۰ كوئٹه

"انه علیہ السلام انما فعل ذالك لاجل الثواب وهوانه جعل ثواب تضحية بشاة واحدة لالامة"۔(۱)

مسئلہ : جس طرح یہ جائز ہے کہ چند مسلمان شریک ہو کر ایک بکرا خریدیں اور اسکی قربانی سرکار اقدس ﷺ کے نام یا کسی دوسرے بزرگوں کے نام کرنے کی کوئی قباحت نہیں اسی طرح پر مسلمان مشترکہ طور پر بڑا جانور خرید کر ساتواں حصہ کسی بزرگ یا حضور ﷺ کے نام قربانی کریں جائز ہے۔(۲)

مسئلہ : قربانی کے جانوروں میں جتنے افراد شریک ہوں وہ سب کے سب مسلمان ہوں۔(كما سبق فی شرائط الاضحية)

گائے کے شرکاء میں سے ایک کافر ہے یا ان میں ایک شخص کا مقصود قربانی نہیں بلکہ گوشت حاصل کرنا ہے تو کسی کی قربانی نہ ہوگی............قربانی کے سب شرکاء کی نیت تقرب ہو نہ کہ گوشت۔(۳)

مسئلہ : اگر شرکاء قربانی میں کوئی بدمذہب وہابی دیوبندی نیچری (سر احمد خان علی گڑھی کے عقائد ونظریات تعلیمات کو ماننے وان پہ چلنے والے) شیعہ، مرزائی، صلح کلی (تمام یا بعض گمراہ فرقوں کو صحیح سمجھنے والے انکے ساتھ نشست وبرخاست سلام کلام کرنے والے ان سے الفت ومحبت رکھنے والے کمانی تجانب) وغیرہ میں سے کوئی شریک ہوا تو کسی کی بھی قربانی نہ ہوگی (دیکھئے تفصیل لہذا غیر مقلد اور دیوبندی کی شرکت کے ساتھ بڑے جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں۔(۴)

۱۔ البدائع والصنائع كتاب التضحية ج۵ص۷۰ كوئٹه

۲۔ فتاو ی فیض الرسول ج۲ص۴۴۶ شبیر برادر لاهور

۳۔ ردالمحتار مع الدرالمختار ج۹ ص۵۴۰ مطبوعه پشاور، بهار شریعت بادنی تغیر ج۳ص۳۴۳ مطبوعه كراچی

۴۔ فتاوی فقیه ملت ج۲ص۲۴۹ مطبوعه لاهور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کیونکہ ان کے عقائد ونظریات مبنی بر ضلالت وکفر ہیں جبکہ قربانی کیلئے پہلی شرط ہی مسلمان ہونا ہے۔

فقہاء کرام رحمہم اللہ کی فقہی عبارات سے ثبوت ملاحظہ ہو:

"ولواشرك سبعة فی بدنةوواحد منهم مشرك كان الكل لحماً"۔(۱)

"وان كان شريك الستةنصرانيااومريداللحم لم يجزعن واحدمنهم الخ"۔(۲)

مسئلہ: مسلمان ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو ضروریات دین میں سے کسی ایک یا کل کا منکر ہوتو وہ کافر مرتد ہوگا۔(مذکورہ فرق کئی ایک ضروریات دین کے منکر اور بدعات اعتقادیہ کے مرتکب ہیں تو کافر ومرتد وبدعتی کا عمل وعبادت خواہ نماز روزہ حج زکوۃ قربانی وغیرہ ہو قبول نہیں، بلکہ اگر پہلے اچھے عمل کیے تو بعد از ارتداد وہ بھی ضائع ہوجاتے ہیں چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

"ومن يكفر بالايمان فقدحبط عمله وهوفی الاخرة من الخٰسرين"۔(۳)

اور جو مسلمان سے کافر ہوا اسکا کیا دھرا سب ارکارت گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار ہے۔(۴) کیونکہ ارتداد سے تمام عمل اکارت ہوجاتے ہیں۔(۵)

---

۱. فتاوی قاضی خان كتاب الاضحية ج۳ص۲۰۹
۲. الردالمحتار علی الدرالمختار ج۹ص۵۴۰مطبوعه پشاور،وهكذافی الفتاوی الهنديه ج۵ص۳۰۴پشاور، كنزالدقائق كتاب الاضحيةص۳۲۱مطبوعه راولپنڈی
۳. سورةالمائده ۴. كنزالايمان
۵. خزائن العرفان ص۱۳۹مطبوعه لاهور

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"قال رسول الله ﷺ لايقبل الله لصاحب بدعة صوماًولاصلوةولاصدقة ولاحجاً ولاعمرة ولاجهاداً ولاصرفاً ولاعدلاً يخرج من الاسلام كماتخرج الشعرةمن العجين"۔(۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بدعتی (بدمذھب) کا نہ کوئی روزہ قبول نہیں کرتا نہ ہی نماز، نہ صدقہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل اور نہ ہی فرض وہ اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے بال آٹے سے"

---

۱. سنن ابن ماجه كتاب السنه رقم الحديث۴۹ص۲۴۸۰ مطبوعه دارالسلام سعوديه ،شرح اصول اعتقاداهل سنت رقم الحديث۲۷۱ص۲۶دارابن حزم بيروت ،كتاب الشريعه ص۴۵۹مطبوعه رياض،الترغيب والترهيب باب الترهيب من ترك السنه رقم الحديث۱۱ص۸۷ج۱مطبوعه بيروت

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قربانی کے جانوروں کی خصوصیات وانکے عیوب کا بیان

قربانی چونکہ مالی عبادت ہے لہذا اس کے اندر یہ ضروری ہے کہ للہیت وخلوص کے ساتھ ساتھ جو چیز نذر قربانی کی جائے وہ عیوب سے خالی صحیح سلامت ہوتا کہ بارگاہ خداوندی کا قرب ونزدیکی حاصل ہو۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لن تنالوا البرحتی تنفقو امماتحبون الایۃ"۔(۱)

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدامیں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔(۲)

عیوب مانع کیلئے قانون وضابطہ:

"کل مااوجب نقصان االثمن فی عادۃالتجارفھوعیب"۔(۳)

ہروہ چیز جو تاجروں کے عرف عادت میں کسی شئی کی قیمت کے اندر نقصان ثابت کرے تو وہ عیب ہے۔

"ومن المشائخ من یذکرلھذالفصل اصلاًویقول کل عیب یزیل المنفعۃ علیالکمال اوالجمال علی الکمال یمنع الاضحیۃومالایکون بھذہ الصفۃلایمنع"۔(۴)

---

۱. سورۃالعمران آیت۹۲

۲. کنزالایمان

۳. الھدایۃباب خیارالعیب ج۳ ص۴۲مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاھور،فتاوی فیض الرسول ج۲ ص۴۵٦ مطبوعہ لاھور

۴. الفتاوی الھندیہ ج۵ص۲۹۹مطبوعہ پشاور

مشائخ جواس فصل کیلئے اصول ذکر کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں ہر وہ ایسا عیب ہے جو منفعت (نفع) کو کامل طور پر زائل کردے یا کامل طور پر جمال و خوبصورتی کو تو اسکی وجہ سے قربانی جائز نہ ہوگی تو جو عیب اس صفت (منفعت کو زائل کرنے والا) نہ ہو وہ قربانی کو منع نہیں کریگا۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ شرح شریف میں ہر اس چیز کو جانور میں عیب قرار دیا گیا کہ جسکی وجہ سے جانور کی قیمت میں کمی واقع ہو یا اسکے حسن و جمال میں تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں اور اگر عیب اس سے کم درجہ کا ہو تو قربانی جائز ہے کیوں کہ تھوڑے بہت عیب سے بچنا ناممکن ہے۔

"لان العیب الیسیرلایمکن التحرزعنه فجعل عفواً"۔(۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اربع لایضحی بھن العوراءالبین عورھاوالمریضۃ البین مرضھا والعرجاء البین ظلعھاوالجفاء التی لاتنقی"۔(۲)

چار قسم کے جانوروں کی قربانی نہ کی جائے (ان کی قربانی جائز نہیں) (۱)ایسا کانا کہ جسکا کانا پن ظاہر واضح ہو(۲)ایسا بیمار کہ جسکی بیماری واضح ہو (۳)ایسا لنگڑا کہ جسکا لنگڑا پن ظاہر ہو(۴)اور ایسا دبلا و کمزور کہ جسکی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

---

۱. تبیین الحقائق کتاب الاضحیۃ ج٦ ص٦

۲. صحیح ابن حبان کتاب الاضحیۃ رقم الحدیث۵۹۱۹ مؤستہ الرسالہ بیروت،سنن ابی داؤدرقم الحدیث۲۸۰۲ص۱۴۳۲مطبوعہ سعودیہ ،سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۳۱۴۴ ص۲۲٦۸مطبوعہ سعودیہ ،جامع ترمذی رقم الحدیث۱۴۹۷ص۱۸۰۵سعودیہ قال الحاکم ھذاحدیث صحیح المستدرک رقم الحدیث۱۷۱۸ مطبوعہ بیروت مشکوۃ المصابیح رقم الحدیث۱۳۷۹ص۱۳۰ مطبوعہ لاھور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس حدیث شریف میں جانوروں کے چار اصولی عیوب بیان کیے گئے ہیں جو کہ بہت سے فروعی عیوب کو شامل ہیں آیئے اس حدیث کی شرح آئمہ محدثین وفقہاء کی تصریحات سے ملاحظہ ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم بطور دلیل کے لیتے ہیں:

۱۔ اگر کوئی جانور اپنے پاؤں پر چل سکے تو اسکی قربانی جائز ہے اگر وہ اپنے پاؤں پر نہ چل سکے تو اسکی قربانی جائز نہیں۔

۲۔ اسی طرح ایسا کانا جانور کہ اسکی بینائی آدھے سے زیادہ باقی ہے تو اسکی قربانی جائز ہے اور اگر آدھے سے زیادہ بینائی زائل ہو چکی ہے تو اسکی قربانی جائز نہیں۔

۳۔ ایسا بیمار جو کہ بیماری کی وجہ سے فاسد (کمزور) ہو چکا ہو تو اسکی قربانی بھی جائز نہیں۔

۴۔ اور ایسا کمزور اور لاغر جانور کہ جسکی ہڈیوں میں گودا نہ ہو تو اسکی قربانی بھی جائز نہیں۔(۱)

مسائل:

۱۔ کانے اور مریض جانور کا حکم:

ایسا کانا جانور کہ جسکا کانا پن بلکل ظاہر واضح ہو اسکی قربانی جائز نہیں (وضاحت آگے آئے گی)۔(۲)

۲۔ ایسی بیماری کہ جسکی وجہ سے جانور چارہ وغیرہ نہ کھائے اور جو اسے کمزور کرے تو یہ بھی بالکل ظاہر واضح عیب ہے تو ایسے جانور کی بھی قربانی جائز نہیں۔(۳)

---

۱. مؤطاامام محمد کتاب الضحایارقم الحدیث ۶۳۲ ج ۲ ص ۵۸۷ مطبوعہ دارالقلم بیروت

۲. بدائع الصنائع کتاب الضحیہ ج۵ص ۷۵ مطبوعہ کوئٹہ

۳. بدائع الصنائع ج ۵ص ۷۶مطبوعہ کوئٹہ ،البنایہ شرح الھدایہ کتاب الاضحیۃ ج۱۲ص ۳۴، مراۃ المناجیح ج۲ص۳۶۵مطبوعہ لاہور،بہار شریعت ج۳ص۳۴۱ مطبوعہ کراچی

۳۔ لنگڑے جانور کا حکم:

ایسا لنگڑا جو کہ خود چل کر قربان گاہ تک نہ جا سکتا ہو تو اسکی قربانی بھی جائز نہیں کیوں کہ یہ ظاہر فاحش عیب ہے ہاں جو چلنے میں چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا اگرچہ اس قدر ہی کہ اس سے کچھ سہارہ ومدد لیتا ہو تو اسکی قربانی جائز ہے اسلیئے کہ یہ ظاہر عیب میں شمار نہیں کیا جاتا۔(۱)

۴۔ پاؤں کٹے کا حکم:

جس جانورر کا ایک پاؤں کٹا ہوا ہو اسکی بھی قربانی جائز نہیں۔(۲)

جانوروں کے پانچ عیوب:

"نھی رسول اللہ ﷺ عن المصفرۃ والمستاصلۃ والبخقاء والمشیعۃ والکسراء و المصفرۃ التی تستاصل اذنھا حتی یبدو سماخھا والمستاصلۃ ،التی استوصل قرنھامن اصلہ، والبخقاء التی تبخق عینھاوالمشیعۃ التی لاتبتع الغنم عجفاوضعفا والکسراء الکسیرۃ"۔

رسول اللہ ﷺ مصفرۃ،مستاصلۃ،بخقاء،مشیعہ اور کسراء کی قربانی سے منع فرمایا:

۱۔ **مصفرہ:** وہ ہے جسکے کان کاٹ دیئے گئے ہوں، یہاں تک کہ کانوں کا سوراخ ظاہر ہو جائے۔(نظر آنے لگے)

۲۔ **مستاصلہ:** وہ ہے کہ جسکے سینگ جڑ سے نکل گئے ہوں۔

---

۱. خلاصۃ الفتاوی کتاب الاضحیۃ الفصل الخامس فی العیوب ج۴ص۳۲۱ مطبوعہ پشاوررد المحتار علی الدرالمختار کتاب الاضحیۃپشاور.البنایہ شرح الھدایہ کتاب الاضحیۃ ج۹ ص ۵۱۴، ۵۱۵

۲. الفتاوی الھندیہ کتاب الاضحیہج۵ص۲۹۹مطبوعہ پشاور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۳۔ **بخقاء:** وہ ہے جسکی آنکھ پھوڑ دی گئی ہو (یا اسکی بینائی زائل ہو چکی ہو۔

۴۔ **مشیعہ:** وہ ہے جو کہ ریوڑ کے پیچھے نہ چل سکتی ہو کمزوری اور ضعف کی وجہ سے۔

۵۔ **کسرہ:** لاغر جانور ہے (جسکی ہڈیوں میں گودہ نہ ہو)۔(۱)

۵۔ کان کٹے کا حکم:

جس جانور کے پیدائشی دونوں کان یا ایک کان نہ ہو اور اسی طرح جانور کا کان آدھے سے زیادہ کٹا ہوا ہو اسکی قربانی جائز نہیں اور اگر کان پیدائشی طور پر چھوٹے ہوں تو اسکی قربانی جائز ہے۔(۲)

امام اہل سنت نے عدم جواز کے قول کو مفتیٰ بہ قرار دیا اور فرمایا اسی پر اعتماد و عمل واجب۔

تفصیل دیکھئے:

"الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص ۴۶۲،۴۶۴ مطبوعہ لاہور، ردالمحتار مع الدرالمختار کتاب الاضحیة ج۹ ص ۵۳۷ مطبوعہ پشاور"۔

۶۔ سینگ ٹوٹے ہوئے کا حکم:

جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اسکی قربانی جائز ہے اور سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے اور مینگ (جڑ) تک ٹوٹا ہے تو ناجائز ہے اور اگر اس سے کم ٹوٹا ہے تو جائز ہے۔(۳)

۱۔ سنن ابی داؤد کتاب الضحایا رقم الحدیث ۲۸۰۳ ص ۴۳۲ مطبوعہ سعودیہ
۲۔ المحیط البرھانی کتاب الاضحیة الفصل الخامس ج۸ ص ۴۶۶
۳۔ الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص ۴۵۹ مطبوعہ لاھور، ردالمحتار مع الدرالمختار ج۹ ص ۵۳۵ مطبوعہ پشاور، بھار شریعت ج۳ ص ۳۴۰ مطبوعہ کراچی

۷۔ بھینگے اور اندھے جانور کا حکم:

بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے اندھے (جس جانور کی ایک آنکھ نہ ہو یا ایک سے بلکل نظر نہ آتا ہو یا جسکی تہائی سے زیادہ نظر زائل ہو گئی ہو اسکی قربانی جائز نہیں۔(۱) اور جسکا کانا پن ظاہر ہو اسکی بھی قربانی ناجائز ہے۔(۲)

۸۔ لاغر اور کمزور جانور کا حکم:

اتنا دبلا پتلا اور لاغر جانور کہ جسکی ہڈیوں میں گودا (مغز) نہ ہو تو اسکی بھی قربانی جائز نہیں کیوں کہ یہ بھی فاحش عیب ہے۔(۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

"قال رسول اللہ ﷺ: لایجوز فی البدن العوراء ولا العجفاء ولا الجرباء ولا المصطلمة اطباؤھا"۔(۴)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان جانوروں کی قربانی جائز نہیں، کانے، لاغر، خارش والے اور وہ جانور جسکے تھن کٹے ہوئے ہوں۔

نوٹ: عوراء (کانے) اور عجفاء (لاغر) کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے بقیہ کی دیکھئے!

۱۔ المحیط البرھانی کتاب الاضحیة ج۸ ص ۴۶۶
۲۔ الدرالمختار کتاب الاضحیة ص ۵۳۵ ج۹ پشاور، بھار شریعت ج۳ ص ۳۴۱ کراچی
۳۔ فتاوی قاضی خان کتاب الاضحیہ، بھار شریعت ج۹ ص ۳۴۱ مطبوعہ کراچی
۴۔ المعجم الاوسط رقم الحدیث ۳۸۷۸ دار الحرمین قاھرہ، المعجم الکبیر رقم الحدیث ۱۰۹۲۸، مجمع الزوائد ج۴ ص ۱۹

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۹۔ **خارش والے جانور کا حکم:**

خارش والا جانور اگر موٹا اور فربہ ہے تو اسکی قربانی جائز ہے اور بہت لاغر و کمزور ہے تو اسکی قربانی جائز نہیں کیوں کہ خارش کا گوشت میں اثر انداز ہونا نقص اور عیب ہے اور نقص و عیب والے جانور کی قربانی جائز نہیں۔(۱)

۱۰۔ **تھن خشک یا کٹے ہوئے جانور کا حکم:**

جس جانور کے تمام تھن کٹے ہوئے ہوں یا خشک ہوں یا بکری کا ایک تھن اور گائے بھینس اونٹنی کے دو تھن کٹے ہوئے ہوں یا خشک ہوں (تھن مارا گیا ہو دودھ دینے کی اس میں صلاحیت نہ ہو) تو ان تمام جانوروں کی قربانی ناجائز و ممنوع ہے۔(۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"نهى رسول الله ﷺ ان يضحى بالمقابلة والمدابرة او شرقاء او خرقاء او جدعاء"۔(۳)

رسول اللہ ﷺ نے آگے سے کان کٹے ہوئے پیچھے سے کان کٹے ہوئے جانور اور لمبائی چوڑائی میں کان کٹے ہوئے اور ناک کٹے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔

---

۱. ردالمحتار مع الدر المختار ج۱۰ ص۵۳۵ پشاور، الفتاوی الهنديه کتاب الاضحية الباب الخامس ج۵ ص۲۹۸ پشاور، بدائع الصنائع کتاب التضحيه ج۵ ص۷۶ کوئٹه، بهار شريعت ج۳ ص۳۴۰ مطبوعه کراچی

۲. الفتاوى الهنديه ج۵ ص۲۹۸ مطبوعه پشاور، ردالمحتار مع الدر المختار ج۹ ص۵۳۷ مطبوعه پشاور، بهار شريعت ج۳ ص۳۴۱ مطبوعه کراچی

۳. قال الحاكم هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ......المستدرك كتاب الاضاحی رقم الحديث ۷۵۳۱ دار لكتب العلميه بيروت

شرقاء مقابلہ مدابرہ کی قربانی جائز:

اس حدیث شریف کی شرح میں امام اہل سنت فقیہ اعظم ھند الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ القوی اور باقی فقہاء کرام لکھتے ہیں مگر مستحب یہ ہے کہ کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں بالکل سلامت ہوں (ترجمہ عربی عبارت) عالمگیری میں ہے قربانی شرقاء جائز ہے یہ وہ ہے جسکے کان لمبائی ہیں چرے ہوئے ہوں اور مقابلہ جائز ہے یہ وہ جائز ہے جس کے کان کا اگلا کچھ حصہ کٹا ہو لیکن جدا نہ ہو بلکہ لٹکا ہوا ہو۔ اور مدابرہ جائز ہے یہ وہ جس کے کان کا پچھلا حصہ اسی طرح کٹا ہو یہ صفات بکری کی ہیں۔ اور جو مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرقاء مقابلہ، مدابرہ اور خرقاء کی قربانی سے منع فرمایا ہے تو شرقاہ مقابلہ اور مدابرہ میں یہ نہی تنزیہہ پر محمول ہے الخ......(۱)

علامہ سید امین ابن عابدین شامی قدس سرہ النورانی متوفی ۱۲۵۲ ھ کی عبارت بلا ترجمہ ملاحظہ ہو:

"وفي البدائع :وتجزئ الشرقاء مشقوقة الاذن طولا والخرقاء مثقوبة الاذن والمقابلة ماقطع من مقدم اذنها شئى وترك معلقاً والمدابرة ،ماقبل ذلك بمؤخر الاذن من الشاه والنهى الوارد محمول على الندب الخ"۔(۲)

---

۱. الفتاوى الرضويه ج۲۰ ص۴۵۹ مطبوعه لاهور، الفتاوى الهنديه ج۵ ص۲۹۸ مطبوعه پشاور

۲. ردالمحتار على المختار كتاب الاضحية ج۹ ص۵۳۸ مطبوعه پشاور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱۱۔ **ناک کٹے ہوئے جانور کا حکم:**

جس جانور کی ناک کٹی ہوئی ہو اسکی قربانی جائز نہیں کیونکہ یہ ظاہر و فاحش عیب ہے ہاں اگر رسی ڈالنے کیلئے سوراخ کرلیا گیا ہو تو اسکی قربانی جائز ہے۔(۱)

اس سے قبل احادیث مبارکہ کی روشنی میں عیب دار جانوروں کی قربانی کی ممانعت کے مسائل بیان کیے گئے، چند مزید فقہائے کرام رحمہم اللہ کتب معتبرہ کی روشنی میں ملاحظہ ہوں۔

۱۲۔ **جس جانور کے دانت نہ ہوں اسکا حکم:**

جس جانور کے سارے دانت نہ ہوں یا اکثر دانت نہ ہوں اور چارہ کھانے کی بھی صلاحیت نہ رکھتا ہو تو اسکی قربانی جائز نہیں ......اور اگر وہ چارہ وگھاس کھانے کی صلاحیت رکھتا ہو تو اسکی قربانی ہے۔(۲)

۱۳۔ **پاگل جانور کا حکم:**

جس جانور کا جنون (پاگل پن) اس حد تک ہو کہ وہ گھاس بھی نہ کھا سکے تو اسکی قربانی جائز نہیں اگر چرنے سے مانع نہ ہو تو اسکی قربانی جائز ہے۔(۳)

---

۱. الفتاوی الهندیه ج۵ ص۲۹۸ مطبوعه پشاور، ردالمحتار مع المختار ج۹ ص۵۳۷ مطبوعه پشاور، بهارشریعت ج۳ ص۳۴۱ مطبوعه مکتبة المدینه کراچی

۲. الفتاوی الهندیه کتاب الاضحیه ج۵ ص۲۹۸ مطبوعه پشاور، البنایه شرح الهدایه کتاب الاضحیة ج۱۲ ص۴۲ تفصیلی حوالے حاشیه بهارشریعت میں ملاحظه هوں ج۳ ص۳۴۱ مطبوعه کراچی

۳. بدائع الصنائع کتاب التضحیة ج۵ ص۷۵ مطبوعه کوئٹه، الفتاوی الهندیه ج۵ ص۲۹۸ مطبوعه پشاور، ردالمحتار ج۹ ص۵۳۵ مطبوعه پشاور، بهارشریعت ج۳ ص۳۴۰ مطبوعه کراچی

۱۴۔ **دم کٹے کا حکم:**

جس جانور کی دم یا چکی آدھی یا آدھی سے زیادہ کٹی ہوئی ہو اسکی قربانی جائز نہیں کیوں کہ (ظاہر و فاحش عیب ہے) اور جس جانور کی دم آدھے سے کم حصہ کٹی ہو یا دم سرے سے ہو ہی نہ یا ہو تو سہی لیکن چھوٹی ہو تو اسکی قربانی جائز ہے۔(۱)

۱۵۔ **زبان کٹے ہوئے جانور کا حکم:**

جس جانور کی زبان آدھی یا اس سے زیادہ (تیسرے حصے سے) کٹی ہوئی ہو تو اسکی قربانی جائز نہیں اس سے کم کٹی ہوئی ہو تو اسکی قربانی جائز ہے اسی طرح بعض آئمہ کے نزدیک اگر بکری کی زبان آدھی یا اس سے زیادہ کٹی ہوئی ہو اور چارہ آسانی کے ساتھ کھا سکتی ہو تو اسکی بھی قربانی جائز ہے اسلئے کہ گائے بھینس چارہ زبان سے لیتی ہیں اور بکری دانتوں سے۔(۲)

۱۶۔ **مجبوب کا حکم:**

مقطوع الذکر (مجبوب) کہ جو جماع کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اسی طرح کھانسی والے جانور کی بھی قربانی جائز ہے۔(۳)

---

۱. الفتاوی الهندیه کتاب الخامس ج۵ ص۲۹۷ مطبوعه پشاور، ردالمحتار ج۹ ص۵۳۷ مطبوعه پشاور، بهارشریعت ج۳ ص۳۴۱ مطبوعه کراچی

۲. ردالمحتار علی الدرالمختار کتاب الاضحیة ج۹ ص۵۳۸ مطبوعه پشاور، وهکذا فی الفتاوی الهندیه ج۵ ص۲۹۸ مطبوعه پشاور

۳. الردالمحتار ج۹ ص۵۳۸ مطبوعه پشاور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱۷۔ خنثیٰ وجلالہ جانور کا حکم:

خنثیٰ جانور کہ جس میں نر و مادہ دونوں کی علامتیں ہوں اسکی بھی قربانی جائز نہیں (کیوں کہ اسکا گوشت نہیں گلتا) اسی طرح جلالہ جانور کی جو صرف غلیظ (گندگی) ہی کھاتا ہو اسکی قربانی بھی جائز نہیں (کیونکہ نجاست کی وجہ سے اسکے گوشت میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے) ہاں فقہانے جو میعاد معین کی ہے اتنے دن ان جانورں کو باندھا جائے اور چارہ وغیرہ کھلایا جائے اور اسکے گوشت سے بدبو وگندگی ختم ہو جائے تو اسکی قربانی جائز ہے اونٹ چالیس دن گائے بیس اور بکری دس دن باندھی جائے (تا کہ گندگی نہ کھائیں)۔(۱)

نوٹ: خصی جانور کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے جیسا کہ پہلے حدیث شریف ذکر کی گئی ہے۔

۱۸۔ قربانی کرتے وقت جانور اچھلا کودا جسکی وجہ سے عیب پیدا ہو گیا، یہ عیب مضر نہیں یعنی قربانی ہو جائے گی اور اگر اچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہو گیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ لایا گیا۔ اور ذبح کر دیا گیا جب بھی قربانی ہو جائے گی۔(۲)

۱. الردالمحتار علی الدر المختار کتاب الاضحیۃ ج۹ ص۵۳۸ مطبوعہ پشاور ،الفتاوی الھندیہ ج۵ ص۲۹۹،۲۹۸ مطبوعہ پشاور ،فتاوی قاضی خان کتاب الاضحیۃ ،بہار شریعت ج۳ ص۳۴۱ مطبوعہ کراچی
۲. ردالمحتار ج۹ ص۵۳۹ ،بہار شریعت ج۳ ص۳۴۲ مطبوعہ کراچی

قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنے کا بیان

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بایٰتہٖ مؤمنین"۔(۱)

کھاؤ اسمیں سے جس پر اللہ (عزوجل) کا نام لیا گیا اگر تم اسکی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔

احادیث نبویہ کی روشنی میں ذبح کرنیکا طریقہ:

۲۔ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

"ان النبی ﷺ قال :ضحوا وطیبوا بھا انفسکم فانہ لیس من مسلم یوجہ ضحیتہ الی القبلۃ الا کان دمھا وفرثھا وصوفھا حسنات محضرات فی میزانہ یوم القیمۃ"۔(۲)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا قربانی کیا کرو اور اسکے ذریعہ اپنے آپ کو پاک کیا کرو کیونکہ جب کوئی مسلمان اپنی قربانی کا رخ (ذبح کیلئے) قبلہ کی طرف کرتا ہے تو اسکا خون، گوبر اور اون قیامت کے دن اس قربانی کرنے والے کے میزان میں نیکیوں کی صورت میں حاضر کیے جائیں گے۔

۳۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیئ فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرتہ فلیرح ذبیحتہ"۔(۳)

۱. سورۃ الانعام آیت ۱۱۸
۲. مصنف عبدالرزاق کتاب المناسك باب فضل الضحایا والھدی رقم الحدیث ۸۱۶۷ مطبوعہ بیروت
۳. الجامع الصحیح للمسلم کتاب الصید والذبائح رقم الحدیث ۵۰۵۵ ص ۱۰۲۷ مطبوعہ سعودیہ

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اللہ تعالیٰ نے ہر شی پر نیکی کرنا لکھ دیا ہے لہذا جب تم کسی قتل کرو (سزا کے طور پر) تو اچھے طریقہ سے قتل کرو اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو اور چاہیے کہ جو کوئی تم میں سے ذبح کرے وہ اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔

۴۔ نبی کریم ﷺ کا عمل مبارک:

"ان النبی ﷺ کان یضحی بکبشین املحین اقرنین ویضع رجله علی صفحتهما ویذبحهما بیده"۔(۱)

نبی کریم اکرم ﷺ دو سفید وسیاہ رنگ، بڑے سنگیوں والے مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور پاؤں مبارک کو ان کے دونوں جانب رکھ لیتے اور اپنے دست مبارک سے ذبح فرماتے تھے۔

احادیث مبارکہ سے حاصل ہونے والے فوائد:

۱۔ قربانی کا جانور ہو یا اس کے علاوہ کوئی بھی حلال جانور اسکو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ ہی نام لینا چاہیے، یعنی بسم الله اکبر کہہ کر ذبح کرنا چاہیے۔

۲۔ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چھری تیز کر لینا چاہیے، تا کہ ذابح (ذبح کرنے والا) اپنی طرف سے اسے راحت پہنچائے تکلیف نہ دے، کیوں کہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

"من رحم ذبحة رحمه الله یوم القیمه"۔

۱. الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاضاحی رقم الحدیث ۵۵۶۴ ص ۷۸۴ مطبوعه سعودیه، صحیح بخاری شریف کی دوسری روایت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنے کا ذکر بھی ہے یسمی ویکبر الجامع الصحیح رقم الحدیث ۵۵۵۸ ص ۷۸۴ مطبوعه سعودیه

جس نے اپنے ذبیحہ پر رحم کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم کریگا۔(۱)

۳۔ بہتر یہی ہے قربانی کا جانور خود اپنے ہاتھ ذبح کرے اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو کسی سنی صحیح العقیدہ مسلمان سے ذبح کرائے۔

۴۔ سنت یہی ہے کہ جانور کو ذبح کرتے والے کا رخ بھی قبلہ شریف کی طرف ہو ذبیحہ کا رخ بھی۔

مسئلہ نمبرا:

شریعت کی اصطلاح میں جانور کے حلال کرنے کو ذکاۃ یا تذکیہ کہا جاتا ہے۔

ذکاۃ شرعیہ دو قسم ہے اختیاری اور اضطراری ذکاۃ اختیاری کی دو قسمیں ہیں ذبح اور نحر، ذکاۃ اضطراری یہ ہے کہ جانور کے بدن میں کسی جگہ نیزہ وغیرہ بھونک کر خون نکال دیا جائے اس سے مخصوص صورتوں میں جانور حلال ہوتا ہے.................. حلق کے آخری حصہ میں نیزہ وغیرہ بھونک کر رگیں کاٹ دینے کو نحر کہتے ہیں۔

ذبح کی جگہ حلق اور لبہ کے مابین ہے لبہ سینہ کے بالائی حصہ کو کہتے ہیں اونٹ کو نحر کرنا اور گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنا سنت ہے اگر اسکا عکس کیا یعنی اونٹ کو ذبح کیا اور گائے وغیرہ کو نحر کیا تو جانور اس صورت میں بھی حلال ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے کہ سنت کے خلاف ہے۔(۲)

۱. المعجم الکبیر رقم الحدیث ۷۹۱۳ عن ابی امامه

۲. الفتاوی الهندیه کتاب الذبح الباب الاول، بادنی تغیر ج۵ ص۲۸۵ پشاور، ردالمحتار ج۹ ص۴۹۱ پشاور، بهارشریعت ج۳ ص۳۱۲ کراچی)

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مسئلہ نمبر۲:

جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں:

۱۔ حلقوم یہ وہ ہے جس میں سانس آتی ہے۔

۲۔ مری اس سے کھانا پانی اُترتا ہے

۳،۴۔ ان دونوں کے اغل بغل اور دو رگیں ہیں جن میں خون کی روانی ہے ان کو ودجین کہتے ہیں۔(۱)

مسئلہ نمبر۳:

ذبح کی چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا کافی ہے یعنی اس صورت میں بھی حلال ہوجائے گا کہ اکثر کیلئے وہی حکم ہے کل کیلئے ہے اور اگر چاروں میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ جائے گا جب بھی حلال ہوجائے گا اور اگر آدھی آدھی ہر رگ کٹ گئی اور آدھی باقی ہے تو حلال نہیں۔(۲)

چند تنبیہات :

۱۔ ذبح کرنے میں قصداً بسم اللہ نہ کہی جانور حرام ہے اور اگر بھول کر ایسا ہوا تو حلال ہے۔(۳)

---

۱. الدر المحتار کتاب الذبائح ج۹ص۴۹۱،۴۹۳ پشاور، بہار شریعت

۲. الفتاوی الھندیہ ج۵ص۳۱۳ کراچی، بہار شریعت ج۳ص۳۱۳ کراچی

۳. ھدایۃ شریف ج۴ لاھور، بہار شریعت ج۳ص۳۱۴ کراچی

۲۔ اونٹ کو کھڑا کر کے اسطرح نحر (ذبح) کیا جائے کہ اسکا اگلا بایاں پاؤں بندھا ہوا گر اونٹ کو بیٹھا کر ذبح کیا جائے تو بھی جائز ہے البتہ گائے اور بکری کو لٹا کر ذبح کیا جائے۔(۱)

۳۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ اونٹ کو تین جگہ سے ذبح کیا جاتا ہے غلط ہے اور یوں کرنا مکروہ ہے بلا فائدہ ایذا دینا ہے۔(۲)

۴۔ بسم اللہ کی (ہ) کو ظاہر کرنا چاہیے اگر ظاہر نہ کی جیسا کہ بعض عوام اسکا تلفظ اسی طرح کرتے ہیں کہ (ہ) ظاہر نہیں ہوتی اور مقصود اللہ کا نام ذکر کرنا ہے تو جانور حلال ہے اور اگر یہ مقصود نہ ہو اور (ہ) کا چھوڑنا ہی مقصود ہو تو حلال نہیں۔(۳)

---

۱. تفسیر احکام القرآن منقول از تفسیرات احمدیہ، روح المعانی مظہری وغیرہ ج۸ ص۲۲۶ لاھور

۲. بہار شریعت ج۳ص۳۱۲ کراچی

۳. الفتاوی السراجیہ ص۳۸۱ مکتبہ حقانیہ پشاور، ردالمحتار ج۹ص۵۰۳ پشاور، بہار شریعت ج۳ص۳۱۷ کراچی

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ ودعا

قربانی کے جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اسکا منہ قبلہ کی طرف ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھیں اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

"اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ......... ..."۔(۱)

اسے پڑھ کر ذبح کرے قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے۔

"اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ"۔(۲)

۱. سنن ابی داؤد رقم الحدیث ۲۷۹۵ ص ۴۳۲ مطبوعه سعودیه ،مشکوة المصابیح ج۱ ص ۱۳۰ مطبوعه مکتبه رحمانیه لاهور

۲. بهار شریعت ج۳ ص ۳۵۲ کراچی

بدمذہب کے ذبیحہ کا حکم

مشرک اور وہابی، مرتد، دہریہ، نیچری کا ذبیحہ حرام ومردار ہے۔(۱)

امام اہلسنت قامع شرکت وبدعت قاطع رافضیت ونیچریت ماحی مرزائیت وہابیت حامی سنت بحر العلوم کاشف سر المکتوم فخر الفقہاء والمتکلمین امام الواصلین قدوة السالکین استاذ العرب والعجم مقبول بارگاہ سید عالم اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت سیدی وسندی الشاہ الامام احمد رضا خان فاضل بریلوی نور اللہ تربتہ بنورہ الجلی والخفی سے بدمذہب کے ذبیحہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا:

سوال: مسئلہ نمبر ۹۴:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شیعہ کے یہاں کا ذبح کرا کھانا، دیگر جسکا عقیدہ درست نہ ہو اسکا ذبیحہ کھانا کیسا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب: آج کل کے رافضی تبرائی علی العموم کافر مرتد ہیں، شاید ان میں گنتی کے ایسے نکلیں جو اسلام سے کچھ حصہ رکھتے ہوں، ان کا عام عقیدہ یہ ہے کہ یہ قرآن شریف جو بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے یہ نبی ﷺ کے بعد پورا نہ رہا اسی میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں صحابہ کرام یا اور اہل سنت نے معاذ اللہ کم کردیں اور یہ بھی ان کے چھوٹے بڑے سب مانتے ہیں کہ حضرت مولا علی ودیگر ائمہ اطہار کرم اللہ تعالیٰ وجوھھم اگلے انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل تھے یہ دونوں عقیدے خالص کفر ہیں جو شخص قرآن مجید سے ایک

۱. انوار الحدیث ص ۳۱۵ مطبوعہ لاہور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حرف، ایک نقطہ کی نسبت ادنی احتمال کے طور پر کہے کہ شاید کسی نے گھٹا دیا یا بڑھا دیا یا بدل دیا ہو وہ کافر ہے اور قرآن عظیم کا منکر، یونہی جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ بھی کافر اور جبکہ ان اشقیاء نے باوصف ادعائے اسلام عقائدِ کفر اختیار کیے تو مرتد ہوئے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"هولاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين"۔(۱)

یہ قوم ملت اسلامیہ سے خارج ہے ان کے احکام مرتدین والے ہیں اور مرتد کے ہاتھ کا ذبیحہ نرا حرام و مردار سوئر کی مانند ہے اگرچہ اس نے لاکھ تکبیریں پڑھ کر ذبح کیا ہو۔

درالمختار میں ہے:

"لاتحل ذبيحة غير كتابي من وثني ومجوسي ومرتد"۔(۲)

غیر کتابی کا ذبیحہ حلال نہیں خواہ وہ بت پرست ہو مجوسی ہو یا مرتد ہو۔

اسی طرح جس بد مذھب کا عقیدہ حد کفر تک پہنچا ہو جیسے نیچری کی وجود ملائکہ و وجودِ جن و وجود شیطان و وجودِ آسمان و صحت معجزاتِ انبیاء کرام علیہم السلام و حشر و نشر و جنت و نار بطور عقائدِ اسلام وغیرہا بہت ضروریات دینیہ سے منکر ہیں۔

یونہی وہ وہابی کہ حضور پر نور سید عالم ﷺ کے مثل سات یا چھ یا دو یا ایک خاتم النبیین کسی طبقہ زمین میں بھی موجود مانے یا ہمارے نبی ﷺ کے بعد کسی اور کو نبوت ملنی

۱. فتاوی هنديه ج۲ص ۲۶۴
۲. درمختار ج۲ص۲۲۸

جائز جانے اور اسے آیہ وخاتم النبیین کے مخالف نہ سمجھے، یا نبی ﷺ کی نسبت یا ناپاک کلمہ لکھے کہ مر کر مٹی میں مل گئے وعلی ھذا القیاس جو بد مذھب ضروریات دین اسلام میں سے کسی عقیدہ کا منکر ہو یا اس میں شک کرے یا تاویلیں گھڑے باجماعِ تمام علمائے اسلام وہ سب کے سب کافر و مرتد ہیں۔

اگرچہ کے سامنے کلمہ، نماز، قرآن پڑھے روزہ رکھے اپنے آپ کو سچا پکا مسلمان جتائے ہوں کہ جب وہ ضروریاتِ اسلام کے منکر ہوئے تو انہوں نے خدا اور رسول و قرآن کو صاف صاف جھٹلایا، پھر یہ جھوٹے طور پر کلمہ وغیرہ کیا نفع دے سکتا ہے، نبی ﷺ کے زمانہ میں بھی منافق لوگ کلمہ و نماز پڑھتے اور اپنے آپ کو قسمیں کھا کھا کر مسلمان بتاتے تھے اللہ تعالٰی نے ان کی ایک نہ سنی اور صاف فرمایا:

"والله يشهد ان المنافقين لكذبون"۔(۱)

اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ نرا جھوٹا دعوی اسلام کرتے ہیں۔(۲)

خاص ایسے لوگوں کے کفر میں ہرگز شک نہ کیا جائے کہ جو ان کے عقیدہ پر مطلع ہو کر پھر سمجھ بوجھ کر ان کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ درمختار میں ہے:

"من شك فى كفره وعذابه فقد كفروا ماارتدادهم فهوالصحيح الثابت المنصوص عليه كما اوضحناه بتوفيق الله تعالىٰ فى السير من فتاوٰنا وفى رسالتنا "المقالة المسفرة عن احكام البدعة المكفرة"۔

۱. سورۃ المنٰفقون
۲. کنز الایمان

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جوان کے کفراورعذاب میں شک کرے وہ کافر ہے لیکن ان کا ارتداد تو صحیح ثابت اور منصوص علیہ ہے جیسا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنے رسالہ "المقالۃ المسفرۃ عن احکام البدعۃ المکفرۃ" میں بیان کیا ہے۔

اس قسم کے ہر بدمذہب کا ذبیحہ مردار وحرام، ان کے ساتھ نکاح حرام وباطل ومحض زنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، بیٹھنا اٹھنا، ملنا جلنا، کوئی برتاؤ مسلمان کا سا کرنا ہرگز ہرگز کسی طرح جائز نہیں، ہاں جو بدمذہب دین اسلام کی ضروری باتوں سے کسی بات میں شک نہ کرتا ہو، صرف ان سے نیچے درجہ کے عقیدوں میں مخالف ہو، جیسے رافضیوں میں تفضیلی، یا وہابیوں میں اسحاقی وغیرھم، وہ اگرچہ گمراہ ہے کافر نہیں اسکے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔(۱)

چند مزید گمراہ فرقوں کے ذبیحہ کا حکم:

امام اہل سنت الشا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں قادیانی صریح مرتد ہیں ان کا ذبیحہ قطعی مردار ہے۔(۲)

دیوبندی کا ذبیحہ مردار ہے اور دیوبندی کا بھیجا ہوا گوشت اگرچہ مسلمان کا لایا ہوا ہو مردار ہے۔(۳)

---

۱. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۲۴۶مطبوعہ رضافاؤنڈیشن
۲. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۲۴۹ مطبوعہ لاھور
۳. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۲۴۹ مطبوعہ لاھور

بوہرے کہ اسماعیلی رافضی ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے اور ان کے یہاں کا گوشت پکا ہوا بھی حرام ہے۔(۱)

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے وہابی کافر مرتد ہیں اور ان کا ذبح کیا ہوا جانور مردار ہے۔(۲)

مذکورہ کے ذبیحہ کے مردار ہونے کی تفصیل دیکھیے: فتاوی نظامیہ ص۷۹۱ مطبوعہ اشاعت القران لاہور فتاوی فیض الرسول ج۲ص۴۲۷مطبوعہ لاہور۔

---

۱. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۲۵۰رضا فائونڈیشن لاھور
۲. سیوف المقلدین ص۱۸، ۱۹مطبوعہ شرقپور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ذبح شدہ حلال جانوروں میں ممنوع وناجائز چیزیں

ذبحہ شدہ حلال کے تمام اجزاء حلال ہیں سوائے چند اشیاء کے وہ درجہ ذیل ہیں سات چیزوں کی ممانعت حدیث شریف میں آئی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"كان رسول الله ﷺ يكره من الشاة سبعا المرارة والمثانةوالحياء والذكر والانثيين والغدة والدم "۔(۱)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بکری کی سات چیزوں کومکروہ فرماتے تھے سات یہ ہیں مرارہ (پتہ)، مثانہ، حیاء (شرمگاہ) ذکر، خصیے، غدود اور خون۔

وضاحت :

مرارہ یعنی پتہ، مثانہ یعنی پھکنا، حیا یعنی مادہ کی شرمگاہ ذکر یعنی نر کی شرمگاہ انثیین دونوں خصیے یعنی کپورے غدہ یعنی غدود دم یعنی خون جاری۔(۲)

حلال جانور میں کل بائیس اشیاء ممنوع ومکروہ ہیں:

امام اہل سنت فقیہ اعظم ہند مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل قدس سرہ القوی ارشاد فرماتے ہیں، حلال جانور کے سب اجزاء حلال ہیں مگر بعض کے حرام یا ممنوع یا مکروہ ہیں:

۱۔ رگوں کا خون ۲۔ پتہ

۱۔ ترجمہ رضویہ ،المعجم الاوسط رقم الحديث٩٤٨٠ مطبوعه قاهره، كتاب الاثار رقم الحديث١١٨ ض٣٥٨ مطبوعه الرحيم اكيڈمی كراچی

۲۔ القاء الجنان ص۲ مطبوعه شرقپور

۳۔ پھکنا ۴، ۵۔ علامات مادہ ونر

۶۔ بیضے ۷۔ غدود

۸۔ حرام مغز

۹۔ گردن کے دو پٹھے کہ شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں۔

۱۰۔ جگر کا خون ۱۱۔ تلی کا خون

۱۲۔ گوشت کا خون کہ بعد ذبح گوشت سے نکلتا ہے۔

۱۳۔ دل کا خون ۱۴۔ پت وہ زرد پانی کہ پتے میں ہوتا ہے۔

۱۵۔ ناک کی رطوبت کہ بھیڑ میں اکثر ہوتی ہے۔

۱۶۔ پاخانہ کا مقام ۱۷۔ اجھڑی (کرش)

۱۸۔ آنتیں ۱۹۔ نطفہ

۲۰۔ وہ نطفہ کہ خون ہوگیا۔۲۱۔ وہ کہ گوشت کا لوتھڑا ہوگیا

۲۲۔ وہ کہ پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذبح مرگیا۔(۱)

امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اوجھڑی اور آنتوں وغیرہ کی کراہیت کو بیان کرتے لکھتے ہیں۔اب فقیر متوکلاً علی اللہ تعالیٰ کوئی محلِ شک نہیں جانتا کہ (۱۷) دبر، یعنی پاخانے کا مقام (۱۸) کرش یعنی اوجھڑی (۱۹) امعاء یعنی آنتیں بھی اس حکم کراہیت میں داخل ہیں بے شک ذکر فرج وذکر سے اور کرش وامعاء مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں۔(۲)

۱۔ الفتاوی الرضوية ج۲۰ص۲۴۰ ۲۴۱مطبوعه رضا فائونڈیشن لاهور انوار الحديث ص۳۳۹ القاء الجنان ص۲ . ۳ مطبوعه شرقپور فتاوی فيض الرسول ج۲ص ۴۳۳ مطبوعه لاهور فتاوی سلطانيه ص۱۹۲جماعت غوثيه مجدد اشاعت پاكستان

۲۔ الفتاوی الرضوية ج۲۰ص۲۳۸مطبوعه لاهور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پاک و ہند کے ان مفتیان کرام نے بھی اوجھڑی اور آنتوں وغیرہ کے کھانے کو مکروہ تحریمی قرار دیا۔ (لہذا مسلمان بھائیوں کو ان مفتیان کرام رحمہم اللہ کے فتاوی پر عمل کرنا چاہیے اوران چیزوں کے کھانے سے بچنا چاہیے)۔

۱۔ شہزادہ اعلی حضرت مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خان قادری برکاتی۔
۲۔ غازی ملت علامہ مفتی محمد محبوب علی خان رضوی لکھنوی۔
۳۔ فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی۔
۴۔ فقیہ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی۔
۵۔ علامہ سید محمد افضل حسین شاہ بریلی شریف۔
۶۔ حضرت علامہ مفتی بدرالدین قادری رضوی براؤں شریف۔
۷۔ حضرت علامہ مفتی قاضی عبدالرحیم منظر اسلام بریلی شریف رحمہم اللہ۔

تفصیل دیکھیے: اتقاء الجنان ص۲یا۱۱ مطبوعہ شرق پور، فتاوی فیض الرسول ج۲ ص ۴۳۲ تا ۴۳۵ مطبوعہ شبیر برادر لاہور۔

قربانی کے گوشت کے احکام

قربانی کرنے سے مقصود (رضائے الٰہی ہو) کیوں کہ قربانی کا گوشت وغیرہ بارگاہ خداوندی میں نہیں پہنچتا بلکہ بندہ مومن کا اخلاص وللّٰہیت بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوتا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لن ینال اللہ لحومها ولادمآئوها ولکن ینالہ التقوی منکم"۔(۱)

اللہ تعالیٰ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔(۲)

قربانی کرنے سے بندے کا گوشت حاصل کرنا مقصود نہ ہو ورنہ قربانی نہ ہوگی کہ اس نے گوشت کے لیئے قربانی کی کما سبق تفصیلہ، حکم یہی ہے کہ قربانی کا گوشت خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"فکلوا منها واطعموالبائس الفقیر"۔(۳)

تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔(۴)

---

۱. سورۃ الحج آیت ۳۷
۲. کنز الایمان
۳. سورۃ الحج آیت ۲۸
۴. کنزالا یمان

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ایک طویل حدیث حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے گوشت کے متعلق ارشاد فرمایا:

"فکلوا وادخروا وتصدقوا"۔(۱)

پس قربانی کے گوشت تم خود کھاؤ ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو۔

مسئلہ : قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص یا فقیر کو دے سکتا ہے بلکہ اس میں سے کچھ کھا لینا قربانی کرنے والے کیلئے مستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تین حصے کرے ایک حصہ فقراء کیلئے اور ایک حصہ دوست احباب کیلئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کیلئے ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے اور کل کو صدقہ کر دینا بھی جائز ہے اور کل گھر ہی رکھے یہ بھی جائز ہے تین دن سے زائد اپنے اور گھر والوں کے کھانے کیلئے رکھ لینا بھی جائز ہے اور بعض حدیثوں میں جو اس کی ممانعت ہے وہ منسوخ ہے الخ......(۲)

مسئلہ : شرکت میں گائے کی قربانی ہوئی تو ضروری ہے کہ وزن کر کے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ ہو کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ کسی کو زائد یا کم ملے اور یہ ناجائز ہے یہاں یہ ناجائز ہے یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ کم و بیش ہوگا تو ہر ایک کو دوسرے کیلئے جائز کر دے گا کہہ دے گا اگر کسی کو زائد پہنچ گیا ہے تو معاف کیا کہ یہاں عدم جواز حق شرعی ہے اور ان کو اس کے معاف کرنے کا حق نہیں۔(۳)

---

۱. الجامع الصحیح للمسلم بالفاظ مختلفة کتاب الصید والذبائح رقم الحدیث ۵۱۰۳ ص۱۰۲۹ مطبوعہ سعودیہ سنن ابی داؤد باب جیس لحوم الاضاحی رقم الحدیث ۲۸۱۲ ص ۱۳۳۳ مطبوعہ سعودیہ .

۲. الفتاوی الھندیہ کتاب الاضحیة ج۵ ص۳۰۰ پشاور، بہار شریعت ج۳ ص ۳۴۵ کراچی، الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص ۴۸۴ لاہور .

۳. ردالمحتار مع الدر المختار ج۹ ص۵۲۷ پشاور، بہار شریعت ج۳ ص ۳۳۵، ۳۳۶ مطبوعہ کراچی، تفصیل دیکھئے فتاوی فیض الرسول ج۲ ص۴۶۷ مطبوعہ لاہور

مسئلہ : قربانی کا گوشت کافر کو دینا شرعاً جائز نہیں اور اگر کسی نے دے دیا تو گنہگار ہے توبہ کرے اور قربانی ہو جائے گی یعنی کافر کو گوشت دینے کے سبب قربانی کا اعادہ کرنا واجب نہیں۔(۱)

قربانی اگر فقیر نے کی ہو اس کا گوشت کسی کافر کو دینا جائز نہیں، اگر دے گا تو اتنے گوشت کا تاوان دینا لازم ہوگا اور اگر غنی نے کی تو ذبح کرنے سے اسکا واجب ہو گیا گوشت کا اسے اختیار ہے مگر مستحب یہ ہے کہ اسکے تین حصے کرلے الخ......(۲)

---

۱. فتاوی فیض الرسول ج۲ ص۴۵۷ مطبوعہ لاہور ایضاً بہار شریعت ج۳ ص۳۴۵ کراچی

۲. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۴۵۶ مطبوعہ لاہور تفصیل دیکھئے فتاوی نظامیہ ص ۷۹۴ مطبوعہ لاہور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قربانی کی کھال کے احکام

قربانی کی کھال و گوشت کا حکم ایک ہی ہے کھال اپنے استعمال میں بھی لاسکتے ہیں اور صدقہ بھی کر سکتے ہیں حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"امرنی رسول اللہ ﷺ ان اقوم علی بدنہ وان اتصدق بلحمہا وجلودہا واجلتہا وان لا اعطی الجزار منہا قال نحن نعطیہ من عندنا"۔(۱)

رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا یہ کہ میں قربانی کے جانور کے قریب کھڑا ہو کر قربانی کے جانوروں کا گوشت اور کھالیں صدقہ کروں اور انکی رسیوں کو تقسیم کروں اور مجھے حکم دیا کہ میں ان میں سے قصاب کو کچھ نہ دوں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم قصاب کو اپنی طرف سے اجرت دیتے۔

ذکر کردہ حدیث شریف سے حاصل ہونے والے فوائد:

۱۔ قربانی کے گوشت چمڑے وغیرہ کا ایک ہی حکم ہے لہذا قربانی کے گوشت و چمڑے وغیرہ میں سے کوئی چیز ذبح کرنے والے اور قصاب کو بطور اجرت نہیں دی جاسکتی۔(۲)

---

۱. الجامع الصحیح للمسلم کتاب الحج باب فی الصدقة بلحوم الهدی وجلودها وجلالها رقم الحدیث ۳۱۸۰ ص ۸۹۶ مطبوعہ سعودیہ، مسند الامام احمد رقم الحدیث ۵۹۳ مطبوعہ شاملہ

۲. بہار شریعت ج۳ ص۳۴۶ مطبوعہ کراچی، مرکزی فتاوی دار العلوم حزب الاحناف السید ابو البرکات احمد قادری علیہ الرحمہ ص۱۲۶ مطبوعہ دار العلوم حزب الاحناف لاہور

۲۔ قربانی کا چمڑا اور اسکی جھول اور رسی اور اسکے گلے میں ہار ڈالا ہے وہ ہار اور ان سب چیزوں کو صدقہ کر دے قربانی کے چمڑے کو خود بھی اپنے کام میں لاسکتا ہے یعنی اسکو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں لاسکتا ہے، مثلاً اسکی جانماز بنائے چھلنی (آٹا چھاننے کا آلہ) تھیلی، مشکیزہ، دسترخوان، ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلدوں میں لگائے یہ سب کر سکتا ہے الخ......(۱)

مدارس میں کھال دینے کے متعلق امام اہل سنت کا فتوی:

مدارس کے اندر کھال و چمڑا دینا جائز ہے لیکن صرف وہ مدارس جو اہلسنت کے ہوں اور انکے اندر صرف دینی تعلیم دی جاتی ہو جہاں انگریزی تعلیم یا اسکے علاوہ کوئی دنیاوی مغربی تعلیم دی جاتی ہو ان مدارس میں چمڑا و کھالیں نہ دیئے جائیں اسی طرح مدارس وہابیہ دیابنہ میں بھی جائز نہیں (کما قال امام اہل سنة) امام اہلسنت سید العلماء مجدد اعظم مفتی وفقیہ اعظم ہند الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

مرغ کی قربانی مکروہ وتشبہ بالمجوس ہے نہ اس سے واجب اضحیہ ادا ہو سکتا ہے اور جائز قربانی شرعی وہ (دیہات والے) صبح ہی کر سکتے ہیں کہ ان پر نماز عید نہیں اجرت جزار میں اسکی قیمت دینا جائز نہیں کہ تمول ہے اور قربانی سے تمول ناجائز۔ اس چمڑے کا یہی حکم ہے جو اصل کا ہے کہ ادخار و اتجار دونوں جائز ہیں خواہ اسکی مشق بنوالے یا کتابوں کی جلدیں یا اسے مسجد یا مدرسہ دینیہ اہل سنت میں دے دے الخ......(۲)

---

۱. الدر المختار کتاب الاضحیة ج۹ ص۵۴۳ مطبوعہ پشاور، بہار شریعت ج۳ ص۳۴۵، ۳۴۶ مطبوعہ کراچی

۲. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۵۱۰ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دوسرے مقام پرارشادفرماتے ہیں۔مقاصد کے عام الفاظ ہمیشہ دل خوش کن ہوتے ہیں اگر یہ انجمن حقیقتاً اہل سنت کی ہے جنکے عقائد وہابیت و دیوبندیت وغیرھا ضلالت سے پاک ہیں اور بچوں کو اسی مذہب حق کے مطابق تعلیم ہوتی ہے تو بے شک چرم قربانی اسمیں صرف کرنے کو دیا جاسکتا ہے الخ......(۱)

امام اہل سنت مزید ایک اور مقام پر ارشادفرماتے ہیں،مصرف قربانی میں تین باتیں حدیث میں ارشاد ہوئی ہیں:

"کلوا وادخروا وائتجروا"۔(۲)

کھاؤ اور ذخیرہ رکھو اور ثواب کا کام کرو۔

انگریزی پڑھنا بے شک کوئی بات ثواب نہیں اگر یہ احتیاط ہو سکے کہ اسکے دام صرف قرآن مجید وعلم دین کی تعلیم میں صرف کیے جائیں تو دے سکتے ہیں ورنہ نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔(۳)

امام اہل سنت رضی اللہ عنہ کے ذکر کردہ فتاوی مبارکہ کا خلاصہ وما حصل!

۱۔ چرم قربانی ان مدارس میں دیئے جاسکتے ہیں کہ جو مدارس دینیہ خالص مذہب حق اہل سنت و جماعت کے ہیں۔ان کے علاوہ وہ مدارس جو وہابیوں دیوبندیوں کے ہوں یا جن میں دنیاوی تعلیم انگیریزی وغیرہ دی جاتی ہو تو امام اہلسنت کے فتوی مبارکہ کی روشنی میں ان ذکر کردہ مدارس میں چرم قربانی دینا جائز نہیں اور دور حاضر میں شاید ہی کوئی ایسا مدرسہ ہو جو دنیاوی انگریزی تعلیم سے خالی ہو اسے جائز نہ سمجھتا

۱۔ الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۵۰۳مطبوعہ لاہور
۲۔ سنن ابی داؤد
۳۔ الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۵۰۶مطبوعہ لاہور

ہو۔قربانی کرنیوالے مسلمان بھائیوں کو اس مسئلہ میں خاص احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

(۲) سنی وہی لوگ ہیں جو ضروریات مذہب اہل سنت کو ماننے کے ساتھ ساتھ امام اہل سنت رضی اللہ عنہ اور باقی آئمہ دین کی بیان کردہ سنیت کی نشانیوں پر مکمل اترتے ہیں امام اہل سنت رضی اللہ عنہ نے جو فتاوی رضویہ ج۲۹،۱۴۲ص۶۱۵ میں جو سنیت کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں جوان پر مکمل کاربند ہیں وہ تو اہل سنت ہیں لیکن شومئی قسمت یہ کہ موجودہ دور کے ہزاروں مدارس و مولوی حضرات امام اہل سنت کی بیان کردہ سنیت کی پہلی نشانی "سرسید احمد خان علی گڑھی اور اسکے متبعین سب کفار ہیں"۔(۱) سے فیل ہوجاتے ہیں۔تو پھر انہیں چرم قربانی دینے اور بقیہ زکوۃ صدقات واجبہ دینے کا کیا جواز و کیا معنی ہے اور انکا اوپراوپر سے اہلسنت کہلانا چہ معنی دارد؟

دیکھئے فتاوی بریلی شریف میں ہے کہ علماء کرام وفقہاء عظام نے صدقات واجبہ کو مدرسہ ومسجد اور کار دینی میں صرف کیلئے حیلہ بتایا ہے تا کہ کام بھی ہوجائے اور ثواب بھی دوگنا ملے۔

(عربی عبارت کا ماحصل)..................مذکورہ بالا عبارتوں سے صاف ظاہر کہ حیلہ شرعی کا جواز دینی تعلیم کیلئے اور یہ دنیاوی تعلیم ہندی،انگریزی وغیرہ امور دینیہ سے نہیں لہذا اس تعلیم کیلئے صدقات واجبہ کا حیلہ کر کے صرف نہ کرنا چاہیے۔جلسہ وغیرہ خالص دینی ہو تو صرف کر سکتے ہیں،واللہ تعالیٰ اعلم۔(۲)

۱۔ الفتاوی الرضویہ ج۲۹ص۶۱۵
۲۔ فتاوی بریلی شریف ص۲۸۵مطبوعہ شبیر برادرز لاہور

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مزید ایک سوال کہ (چرم قربانی کو دنیاوی تعلیم یعنی ہندی انگلش، گرٹ پر صرف کیا جاسکتا ہے یا نہیں الخ......) کے جواب میں لکھتے ہیں چرم قربانی کا ردینیہ میں صرف کرنے کا حکم ہے حدیث پاک میں ہے:

"کلوا وادخروا وائتجرو"(۱)

ثواب کے کام کیلئے کہا گیا تو جہاں دینے میں ثواب نہ ہو وہاں دینے میں روا نہ ہوگا۔واللہ تعالیٰ اعلم

امام مسجد کو چمڑا دینے کے بارے میں محدث اعظم کا فتوی:

نائب اعلیٰحضرت قاسم فیضان امام اہلسنت تلمیذ صدر الشریعہ حجۃ الاسلام مفتی اعظم ہند محدث اعظم پاکستان علامہ الحاج مفتی محمد سردار احمد رحمۃ اللہ الصمد متوفی ۱۳۸۲ھ ارشاد فرماتے ہیں قربانی کا چمڑا اپنے کام بھی لگا سکتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ کسی نیک کام کیلئے دے مثلاً مسجد، یا دینی مدرسہ کو دے دے یا کسی فقیر کو دے دے، بعض جگہ یہ چمڑا امام مسجد کو دیا جاتا ہے اگر امام کو تنخواہیں نہ دیا جاتا ہو بلکہ اعانت کے طور پر ہو تو حرج نہیں لہذا صورت مسؤلہ میں امام مسجد لے سکتا ہے اگرچہ سید ہو مالدار ہو کیونکہ یہ صدقہ نافلہ ہے صدقہ واجبہ نہیں اسی طرح مسجد چٹائی ڈول مرمت وغیرہ امور میں صرف کرسکتا ہے مسجد کے مقتدی شہری ہوں یا دیہاتی ضرورت مسجد میں چرم قربانی استعمال کرسکتے ہیں امام مسجد چرم قربانی سے دینی کتب بھی لے سکتا ہے وہاں کے لوگ اگر مالدار ہوں تو انکے لئے بہتر یہی ہے اور ان کیلئے سعادت اسمیں ہے کہ رقم جمع کریں اور اسکو مسجد کی تعمیر میں صرف کریں، اور قربانی کی کھال کو اہل حاجت فقراء مساکین بیوہ گان کو دیں۔

۱. فتاوی بریلی شریف ص۲۸۵ مطبوعہ لاہور

نبی مکرم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو قربانی کی کھال کو صدقہ کرنے کے متعلق حکم فرمایا جسکا مطلب یہ ہے کہ صدقہ کرنا مستحب و بہتر ہے۔واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلی اعلم۔(۱)

تفصیل دیکھئے: الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۴۷۷، ۴۷۶ مطبوعہ لاہور، فتاوی فیض الرسول ج۲ ص۴۷۷ مطبوعہ لاہور

۱. فتاوی محدث اعظم پاکستان ص۱۳۷ مطبوعہ رضا اکیڈمی فیصل آباد

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عقیقہ کے چند احکام

بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسکو عقیقہ کہتے ہیں حنفیہ کے نزدیک مباح و مستحب ہے یہ جو بعض کتابوں میں مذکورہ ہے کہ عقیقہ سنت نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ سنت مؤکدہ نہیں ورنہ جب خود حضور اقدس ﷺ کے فعل سے اسکا ثبوت موجود ہے تو مطلقاً اسکی سنیت سے انکار صحیح نہیں الخ......(۱)

امام اہل سنت ارشاد فرماتے ہیں عقیقہ ولادت کے ساتویں دن سنت ہے اور یہی افضل ہے ورنہ چودھویں ورنہ اکیسویں۔(۲)

حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"عق رسول اللہ ﷺ عن الحسن بشاة وقال یافاطمة احلقی راسه وتصدقی بزنة شعرہ فضة"۔(۳)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں بکری ذبح کی اور فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! اسکا سر مونڈ واد و اور بال کے وزن کی چاندی صدقہ کرو۔

۱. بہار شریعت ج۳ ص۳۵۵ مطبوعہ کراچی
۲. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۵۸۶ مطبوعہ لاہور
۳. قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب ،جامع الترمذی باب العقیقہ بشاۃ رقم الحدیث ۱۵۱۹ ص۱۸۰۷ مطبوعہ دار السلام سعودیہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

"ان رسول اللہ ﷺ عق عن الحسن والحسین رضی اللہ عنہما کبشاً کبشاً"۔

رسول اللہ ﷺ نے امام حسن امام حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا۔

نسائی شریف کی روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے دو مینڈھے ذبح کیے۔(۱)

مسئلہ : عقیقہ کیلئے ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کرسکیں تو جب چاہیں کرسکتے ہیں۔ سنت ادا ہو جائے گی۔(۲)

لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی جائے یعنی لڑکے کے عقیقہ میں نر (مذکر) جانور اور لڑکی کے عقیقہ میں مادہ (مؤنث) مناسب ہے۔ اور لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی کے عقیقہ میں بکرا ذبح کیا جب بھی حرج نہیں اور عقیقہ میں گائے ذبح کی جائے تو لڑکے کیلئے دو حصے اور لڑکی کیلئے ایک حصہ کافی ہے یعنی سات حصوں میں دو حصے یا ایک حصہ۔

مسئلہ: گائے کی قربانی ہوئی اس میں عقیقہ کی شرکت ہو سکتی ہے جنکا ذکر قربانی میں گزرا۔(۳)

۱. سنن ابی داؤد باب فی العقیقہ رقم الحدیث ۲۸۴۱ ص۴۳۵ مطبوعہ سعودیہ ،سنن النسائی کم یعق عن الجاریۃ رقم الحدیث ۴۲۲۴ ص۲۳۶۴ مطبوعہ سعودیہ
۲. بہار شریعت ج ۳ ص۳۵۶ مطبوعہ کراچی
۳. بہار شریعت ج۳ ص۳۵۷ مطبوعہ کراچی

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(عقیقہ) میں گائے اور اونٹ سات بچوں کی طرف سے کافی ہے جبکہ بھیڑ اور بکری ایک سے زیادہ بچوں کیلئے کفایت نہیں کرتیں۔(۱)

سال بھر سے کم بکری عقیقہ یا قربانی میں نہیں ذبح کی جاسکتی۔(۲)

ایک گائے میں ایک سے سات تک کا عقیقہ ہوسکتا ہے۔(۳)

مسئلہ : عقیقہ کا جانور انہیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیئے جیسا قربانی کیلئے ہوتا ہے، اسکا گوشت فقراء اور عزیز وقریب دوست واحباب کو کچا دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا ان کو بطور ضیافت (بطور مہمان نوازی) و دعوت کھلایا جائے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔

مسئلہ : بہتر یہ ہے کہ اسکی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں پر سے گوشت اُتار لیا جائے یہ بچہ کی سلامتی کی نیک فال ہے اور ہڈی توڑ کر گوشت بنائے اس میں بھی حرج نہیں گوشت کو جسطرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکایا جائے تو بچہ کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔

اس کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ اپنے صرف میں لائے یا مساکین کو دے یا کسی اور نیک کام مسجد یا مدرسہ میں صرف کرے۔ (۴)

۱. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۵۸۱لاھور
۲. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۵۸۳لاھور
۳. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۵۹۳لاھور
۴. بہار شریعت ج۳ ص۳۵۷مطبوعہ کراچی، الفتاوی الرضویہ ج۲۰ ص۵۸۴تا۵۸۶ لاھور

مسئلہ : باپ اگر حاضر ہو اور ذبح پر قادر ہو تو اسی کا ذبح کرنا بہتر ہے کہ یہ شکر نعمت ہے جس پر نعمت ہوئی وہی اپنے ہاتھ سے شکر ادا کرے وہ نہ ہو یا ذبح نہ کر سکے تو دوسرے کو قائم کیا جائے اور جو ذبح کرے وہی دعا پڑھے، عقیقہ پسر (لڑکے) میں باپ ذبح کرے دعا یوں پڑھے:

"اللّٰھم ھذہٖ عقیقۃ ابنی فلان دمھا بدمہ ولحمھا بلحمہ وعظمھا بعظمہ وجلدھا بجلدہ وشعرھا بشعرہ اللھم اجعلھا فداءً لابنی من النار بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر۔(۱)

فلاں کی جگہ لڑکے کا نام رکھا ہوا لے دختر (بیٹی) ہو تو دونوں جگہ ابنی کی جگہ بنتی پانچوں (ہ) کی جگہ ھا کہے اور دوسرا شخص ذبح کرے تو دونوں جگہ ابنی فلاں یا بنتی فلاں کی جگہ فلا ابن فلاں یا فلا بنت فلانۃ کہے بچے کو اسکے باپ کی طرف نسبت کرلے۔

عقیقہ کی دعا یاد ہو تو پڑھ لیں ورنہ بغیر پڑھے بھی عقیقہ ہوجائے گا۔(۲)

۱. الفتاوی الرضویہ ج۲۰ص۵۸۵،۵۸۶لاھور
۲. بہار شریعت ج۳ ص۳۶۷کراچی

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تکبیر تشریق کے مسائل

تکبیر تشریق کو تشریق کہنے کی وجہ تسمیہ:

تشریق کے معنیٰ ہیں گوشت کے ٹکڑے کرنا، اور دھوپ میں خشک کرنا چونکہ ان دنوں میں قربانی کا گوشت خشک کیا جاتا ہے، اسی لئے ان کو ایام تشریق کہتے ہیں، لغت کی مشہور کتاب المنجد میں ہے:

"التشریق هی ثلاثه ایام بعد عید الاضحی لان لحوم الاضاحی تشریق فیها"۔ (۱)

حضرت امام ابراہیم نخعی قدس سرہ القوی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

"انه کان یکبر من صلوۃ الفجر من یوم عرفة الی صلوۃ العصر من آخر ایام التشریق"۔ (۲)

کہ آپ رضی اللہ عنہ یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) کی نماز فجر سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن (تیرہ ذی الحجہ) کی نماز عصر تک تکبیر تشریق پڑھتے تھے یہی روایت حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

---

۱. فتاوی فیض الرسول ج۲ص۴۴۶ مطبوعه لاهور

۲. کتاب الآثار باب التکبیر فی ایام التشریق، رقم الحدیث۲۰۸ ص۲۰۶ مطبوعه الرحیم اکیڈمی کراچی

مسئلہ: نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل ہے اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہے:

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ"۔ (۱)

مسئلہ: تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کر سکے، اگر مسجد سے باہر ہو گیا یا قصداً وضو توڑ دیا یا کلام کیا اگرچہ سہواً تو تکبیر ساقط ہو گئی اور بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔ (۲)

مسئلہ: تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس کی اقتداء کی اگرچہ عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا اور اگر اس کی اقتداء نہ کریں تو ان پر واجب نہیں۔ (۳)

مذکورہ بالا حوالہ جات بہار شریعت حصہ چہارم مکتبۃ المدینہ ج۱ ص۷۸۴، ۷۸۵ مطبوعہ کراچی۔

---

۱. تنویر الابصار، کتاب الصلوۃ، باب لعیدین ج۳ص۸۴،۸۱

۲. الدر المختار و رد المحتار، کتاب الصلوۃ، باب العیدین، مطلب المختار ان الذبیح اسماعیل، ج۳ص۸۴

۳. الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب العیدین ج۳ص۸۴

Scanned by CamScanner
for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

دعوت فکر

قرآن مجید کا ادب واحترام اوراس کی تعظیم وتوقیر ہر بندۂ مومن پرفرض وواجب ہے اور کلام اللہ کی بے ادبی وتوہین مبنی بر کفر ہے۔ بدقسمتی سے یہ کہ آج پوری دنیا میں سب سے زیادہ بے ادبی قرآن مجید احادیث نبویہ اور مقدس اسماء کی ہورہی ہے۔ اخبارات ہوں یا اشتہارات سب میں رب تعالیٰ اس کے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ واہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے مقدس اسماء کی بے ادبی ہورہی ہے۔ آخر کون کررہا ہے کوئی ہندو سکھ یا غیر مسلم یا کہ نام کے مسلمان:

شہید شدہ قرآن پاک اور دیگر مقدس اوراق کو محفوظ کرنے کیلئے قرآن محل شریف تعمیر ہورہا ہے تمام مسلمانوں سے گذارش ہے کہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں اوراس کار خیر میں ہر لحاظ سے حصہ لیں اور شہید شدہ قرآن پاک یہاں جمع کروائیں۔

قرآن محل شریف

زیر تعمیر

کھوڑ روڈ الفاروق پارک ٹاؤن فتح جنگ

0308-5283292, 0300-1921667

Scanned by CamScanner

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari